

وَلَسَوْفَ يَصِلُكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ

مقدّم الحمد والمنة درین ایام فرخنده و مزاج کائنات قانع حصول نیکی کامل و نمانده در
آفتاب شفاعت یا دلائل قاطعه از آفتاب مجرب دست ساطعه اما صحابه اقوال علما شریفه معنی



الحمد لله رب العالمین و الصلوة علی محمد و آله الطاهین
باستقامت تمام الراجی الی رحمة الله العالی اکبر حاجی موسی بن محمد حاجی صدیق بن جعفر بن منتظم الله تعالی

مَطْبَعُ أَحْمَدَ جَلِیْعَ حَلِیْكَ رِیْد



قَبِيحُ الشَّمِ الرَّشَنِ الرَّسِيمِ شَتَعَيْنُ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين شفيع المذنبين
محمد وآله واصحابه اجمعين ثم بعد صلوة کے جانا چاہئے لہ اہل سنت جماعت کے مذہب
میں شفاعت پیروں اور قبولوں کی گناہ گاروں کے حقین اگرچہ گناہ سیرہ گئے ہوں اور بے توبہ مہمونا ثابت ہو کہ
بعضے یہاں سبب شفاعت بہشت میں جاوینگے اور بعضے باوجود ثابت ہوجائے اس بات کے کہ دوزخ
کے مستحق ہیں سبب شفاعت کے دوزخ میں جاوینگے اور بعضے دوزخ میں جا رہے سبب شفاعت کے ٹھکر
بہشت میں جاوینگے بعضوں کے سبب شفاعت کے درجے بلند ہونگے اہل سنت کا مذہب ہے الشفاعة حق
یعنی ہونے والی ہے یقیناً اللہ تعالیٰ کے وعدے کے موافق اور شفاعت شافعیں کا انکار تو با تو قہ بھی اس میں
کفر ہے مجالس الابراج و دایہ کے نزدیک بڑی معتد و مستند ہر اسمین بھی انکار ہو اور معتزلہ ایتسم کی شفاعت کے
انکار سے کہ مذہب کبیرہ جو بہ توبہ مرے اسکی شفاعت نہوگی منکر شفاعت کے اور مردود جماعت کے ٹھہرے اہل
سنت اور معتزلہ میں جو اس مسئلہ کی بحث ہوئی ہے مود لایل طرین محل و مختصر بیان لکھ جاتی ہے کہ دیکھنے
والوں کو حال دایہ کی مخالفت کا کتاب سنتہ اور مذہب اہل سنت و جماعت بلکہ تمام امت بلکہ ہر پیغمبر کی شفاعت
سے ظاہر ہوجاوے سنو امام محمد الدین رازی نے تفسیر کبیر میں آیا کہ یہ لاجزئی نفس عن نفس
شیئاً ولا یقبل منها شفاعۃ کے ذیل میں لکھا ہے اجماع کیا ہے اس پر کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کیواسطے شفاعت آخرت میں ہوا کفایت کرے اللہ تعالیٰ کا فرمانا غسی اَنْ یَّعْتَاکَ وَ اَنْ یَّعْتَاکَ اَدَاوَر لَسُو
یُعْطِیْکَ رَبِّکَ فَرَحٌ پراختلاف ہو کہ شفاعت کے واسطے ہر معتزلہ کہتے ہیں واسطے مستحقین توبہ کے اور تاثیر
اسکی زیادتی منافع کے ہر قدر مستحق پر اہل سنت کہتے ہیں کہ تاثیر شفاعت کی دور کرنا عذاب کا ہر آنے کہ مستحق
ہوں عذاب کے یا سبب شفاعت کے دوزخ میں جاوین یا دوزخ سے ٹھکر بہشت میں داخل ہوں اور اتفاق ہے

اوس پر کہ یہ شفاعت واسطے کافر کے نہیں ہے مگر انکار شفاعت پر واسطے اہل کبار کے دلیل لائے اس آیت کو اور آیه کریمہ اللّٰطٰلِیْن مِنْ حَمِیْمٍ وَلَا تَنْفَعُ بَطْلَعُ اور آیه کریمہ لَا یَنْفَعُ الْاِلٰهَیْنَ شَفَاعَةُ اور آیه کریمہ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ اور آیه کریمہ لَا یَنْفَعُوْنَ الْاِلٰهَیْنَ اِنْ تَفَعَّلُوْا فَعَلُوْا اس آیت کے نزدیک پسند نہیں جو اور جب فرشتوں نے اس کی شفاعت نہ کی انیا بھی نہ کیجئے اور آیه کریمہ مَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰغِفِیْنَ اور آیه کریمہ اِنَّ الْفَخْرَ کَفِیْ حَمِیْمٍ یَّصْلُوْهَا یَوْمَ الدِّیْنِ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِعٰثِمِیْنَ اور آیه کریمہ یَدْرَا الْاَمْرَ مَا یَنْفَعُ الْاٰمِیْنَ بَعْدَ اِذِیْهِ اور آیه کریمہ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَنْفَعُ عِنْدَ الْاِلٰهِ اِذِیْهِ اور آیه کریمہ لَا یَنْفَعُوْنَ الْاٰمِیْنَ اِذَنْ لَّمَّا رُحِمْنَا وَرَضِیْنَا لَهٗ قَوْلًا اللہ تعالیٰ نے اصحاب کبار کی شفاعت کا اذن نہیں دیا کیونکہ اگر اذن ہوا ہوتا تو یا عقل کے معلوم ہوتا یا نقل سے عقل کو کچھ اس میں دخل نہیں اور نقل یا احادیث وہ ظنی ہے یا متواتر یہ باطل ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو جمہور فقہاء کو معلوم ہوتا اور اگر یوں ہوتا تو اس شفاعت کا انکار نہ کرتے پس جب ان لوگوں نے اتفاق کیا انکار پر تو معلوم ہوا کہ یہ اذن یا ایلیا اور آیه کریمہ لَا یَنْفَعُ الْاِلٰهَیْنَ تَابُوْا وَتُفَعَّلُوْا مَسْئَلُکَ اور دلیل لائے حاشیہ انہیں سے حدیث حوض ہے کہ ایک لوگوں کو بچا کر لے کہا جاوے گا کہ انھوں تبدیل کیا تیری بی فرماؤ گے ننھا ننھا جب پانی نہ دیا تو عذاب سے کیونکر بچا جاتا ہو سکے و دوسری حدیث کعب بن عجرہ کی آئین ہے کہ سفیر امیروں کے پاس جانے والا اور ظلم پر ان کے مدد کرنے والا اور جمہور پر قصد حق کرنے والا مجھے نہیں ہوا ورنہ میں اس کے اور حوض پر نہ آویجا اور جو گوشت حرام سے پیدا ہوا سو بہشت میں نہ آویجا تیسری حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے آویگا ایک تم میں کامیہ سے پاس قیامت کے دن اس کی گردن پر مال ہو گا مجھے مدد چاہیگا میں کہوں گا مالک نہیں تیرے واسطے اللہ سے کسی چیز کا اور نہ بچا چکا تھا مجھ کو جو تمھی حدیث فرمایا کہ رکے بچنے والے اور مدد کے کام لیکر مددوری دینے والے اور غارت گردنے والے کامین دشمن ہو گا قیامت کے دن جب دشمن ہو تو شیعہ کیونکر ہو گئے اہل سنت کی طریقت سے جواب ہوں کہ آیه کریمہ لَا یَقْبَلُ مِنْہَا شَفَاعَةٌ مِنْ عَامِیِّیْنَ ہے شفاعت کی اس کی تخصیص واجب کیونکہ ولیدین شفاعت ہونی چکی ہمیں میں اور آیه کریمہ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ حَمِیْمٍ وَلَا تَنْفَعُ بَطْلَعُ سے مراد بعض ظالمین میں لیئے کافر اور آیه کریمہ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ کا مطلب عموم کا سب ہے لیئے سب کا مددگار نہیں نہ سب کا عموم لیئے مددگار نہ ہوتا ہے واسطے آیه کریمہ لَا یَنْفَعُوْنَ الْاِلٰهَیْنَ اِنْ تَفَعَّلُوْا فَعَلُوْا کا حال یہ کہ صاحب کبر و مرتضیٰ ہے ایمان و توحید کے سبب اور آیت کی یہ معنی نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کی شفاعت پسند کرے اسی کی شفاعت کرن بلا جس کو اللہ نے پسند کیا اوس کی شفاعت کرے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی پسند چیزوں کی طلب اور گناہوں سے بچنے پر رنج و تحریر سے اور پہلی تقدیر پر یہ فائدہ حاصل نہیں ہوتا اور آیه کریمہ

شفاعت آنحضرت کی سب مسلمانوں کے حقین اور وہی مطلوب ہو اور ایہ کریمہ و لَوْ اَتَّخَذُوا اَصْنَامًا لَّاتُفْلِحُ وَ تِلْكَ اَمْثَلُ
 تَجَاوَزْ فَاسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الْآلَاءُ اس آیت سے ثابت ہوا کہ رسول جب استغفار کرے، تو اس کے لئے
 اللہ تعالیٰ انجنت ہے گو کار و نکر اور ظالموں کو اس سے ثابت ہوا کہ شفاعت رسول کی اہل باری کے حقین اور
 میں مقبول ہو جیسا دنیا میں اور ایہ کریمہ یَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا اور حدیث میں بھی دلالت کرتی ہیں
 شفاعت کے ہونے پر واسطے اہل کبار کے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم شفاعتی لاهل الکبار
 من ائمتہ اور فرمایا لكل بنی دعوة مستجابة فتجمل کل بنی دعوتہ والی اختیارات دعوتہ
 شفاعت لامتی الی یوم القیمۃ فی ثلثۃ انشاء اللہ تعالیٰ من مات من امی لا
 یتوکل باللہ شیئا صحیح سلم میں یہ حدیث ہو اور وہ صحیح ہر نسیم کہ جو غایت کی امت سے مرے گا
 بے شرک کے سب کہ آنحضرت کی شفاعت چھٹی اور اس طرح کے حدیثیں اگرچہ احادیث میں کم بہت ہیں نہایت
 کثرت سے اور قدر مشترک انکی مروی ہر بطریق تو اتر کے پس ترجمہ کیا یہ خلاصہ سے تفسیر کبار کا نہایت مختصر
 اور ایہ کریمہ عن ذالذی یتفتح عنہ الذی لا یذنبہ کے منے لکھے کہ شفاعت کر چکا اسکے آگے کوئی مگر
 اسکے امر سے اور میریوں ہو کہ مشرکین زعم کرتے تھے اصنام کی شفاعت کا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ یہ
 مطلب بنیادینے اللہ تعالیٰ کے آگے کسی کی شفاعت نہیں ملو انکی اللہ تعالیٰ نے استثنایا انکو اور
 فقال سے نقل کیا کہ اللہ تعالیٰ اذن دیکھا غرض طبع کی شفاعت کا اور اس بات کو رد کیا اور فقال برطن کیا کہ
 نہ بہ معتزلہ کی تقدیر میں ہر امالہ ایتانھا اور ایہ کریمہ ان الذین لا یجیرون فیہم وان الفجار لکثیر
 حجۃ الی آخرہ کی تفسیر میں لکھا کہ اصحاب کبار کے وعید کو قطعی کہنے والوں نے اس آیت سے دلیل
 پکڑی اور کہا کہ ثابت ہوا کہ ان کے واسطے شفاعت نہیں ہو اور جواب دیا کہ عموم کے لفظوں کی دلالت
 استثنایا پر دلالت ظنی ضعیف ہو اور سہل قطع باسنہ الی جائز نہیں ہوا کہی طرح سے تقریر کر کے آخر
 کو لکھا کہ اگر انکا کہنا تسلیم کریں تو یہ دلیل معارض ہوا ان دلیلوں سے کہ دلالت کرتے ہیں عفو شفاعت
 پر واسطے اہل کبار کے اور ترجیح اسکی ہے کیونکہ اوکی دلیل عام اور باری دلیل خاص اور خاص عدم
 عام پر اور لا یملک نفس لیس شیعہ سے دلیل لائے نفی شفاعت پر واسطے عاصیوں کے سو وہ
 ویسا ہی ہو جیسا کہ لا تجزئ نفس عن نفس شیعہ اور اسکا جواب سو وہ قریب گذار یا تاک خلاصہ ہے
 تفسیر کبار کا حضرت شاہ عبد العزیز صاحب نے ایہ کریمہ و اتقوا ایوما لا تجزئ نفس عن
 نفس شیعہ ولا یقبل منها شفاعتہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ نہ اوکر چکا کوئی نفس اگرچہ بڑا شکرت
 اور مقرب ہو اللہ کا کسی نفس سے اگرچہ اسکا بیٹا ہو جو شکر کیا اور کفر اختیار کیا اور نہ قبول کیا جو عفو شفاعت

نفس نہ کی کافر کے قہر میں تہ لاس آیت کی دلیل ملے ہیں نفی شفاعت پر اور کہتے ہیں کہ قیامت کے دن
 شفاعت نہ ہوگی لیکن سمجھتے نہیں کہ اس آیت میں نفی شفاعت کی واسطے کافر کے جو بہت آیتیں اور حدیثیں
 ولایت کرتی ہیں شفاعت کے واقع ہونے پر پس اس آیت کی تخصیص ضرور پہل سنت کافر کو خاص
 کرنے میں اور بتواتر مخرجوں نے بیان کیا کہ سوائے کافر کے سب گناہوں کے عقین شفاعت کا حکم ہوگا
 اپنے خود مطلق شفاعت سے صرف کافر اور مناسب مقام کے معنی ہی جو کہ یہ کلام واسطے رد خیال
 ان اولیٰ نے ہی کہ سمجھتے تھے کہ کافر بھی سوائے ہمارے بزرگ آخرت کے عذاب سے بچائیں گے حقیقت شفاعت
 ان ہیہ کہ کامل ہو مال پھیل جاوے اور اپنے ناقص اتباع کو اپنے میں ایسے اور اسکا نقصان اور
 کمال میں یہ ہو ہمارے مدار شفاعت کا دو چیز ہر پہلے نفس کامل کے کمال کا پھیل جانا کہ قیامت
 میں نہ ہو نہ غلامی کی غلامت شفاعت سے وعدہ لیا گیا ہو اس واسطے کہ وہ اپنی کو شریعت میں ان
 وعدہ اور دوسرے نفس اور خیال کمال سے تابع ہونا بے ایمان اور صحت عقائد کے محال ہی
 ہو سکتا ہو جو وہ منافق و شفاعت نہیں ہو رہا اور یہ بنیاد مختصہ نفس عزیز کی کا اور ہدٰی
 اللہ علیہ السلام کی نسبت ہے کہ ہر افرقہ غلامین میں کہ بقدر سوچ نہا ہونے عذاب ہوگا یہاں تک کہ
 انبیاء علیہم السلام کی شفاعت جات باونگے پیچھے خلاصہ ہی نفس عزیز کی کا اور یہ کریمہ والی بن
 آمنوا و عملوا الصالحات اولئک اصحاب الجنة فہم داخلون کی تفسیر میں لکھا ہو یہ
 صحیحہ نہ صحابہ اور تابعین کے صاف اسے بیان کیا اور اہل سنت و جماعت نے اختیار کیا وہ ہی کہ گناہ کبیرہ
 و انما بل غیب کے ہو اگر چہ توبہ کے مرے اور مثل سب مسلمانوں کے ہو نماز جنازہ اور اسکے لئے
 استغفار دوسرے اور سیکون سے مدد کرنے میں اور اسکے عقین پیغمبر کی شفاعت اور اللہ کی رحمت
 کی اس واسطے کہ انہیں بکسر النفس کیا جاتا ہے کہ اللہ ہی رحمت سے انہیں سے یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
 و شفاعت سے انہیں کفار کبیرہ والوں کو بخش دینا کہ بعضوں کو عذاب بھی کرے اور جن کو عذاب ہوگا وہ
 دنیا و دوزخ میں رہیں گے کہ یہ بہت خاص ہی واسطے کفر کے اور یہ کریمہ و تقوا و فہم و سنو کا
 صنف کی تفسیر میں لکھا ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے
 اپنی امت سے میں شفاعت کروں گا اپنے اہلیت کی پھر سب کاشم کی پھر ان کے جو اقرب ہیں درجہ بدرجہ
 قریش سے اور فضائل سورہ بقرہ میں لکھا ہے حدیث مشہور میں ہے کہ سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران
 قیامت کے دن دو باداں یا دو سا بان سیاہ کی صورت میں آونگے اور ان دونوں کے سج میں
 ایک خط چھتا ہو گا یا مانند دو غول پرند جانور کی صف باندھ کر آونگے اور اپنے بڑھنے والے سے صرف

سے شفاعت میں مجاہدہ و اصرار کیلئے یہاں تک کہ اسکو بہشت میں لجا دینگے اور آیت کریمہ وَعَهْدُنَا لِلْإِنسَانِ إِذْ أَهْبَمَ وَلَا يَمْنَعِيْلَ أَنْ تَقُولَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُنْذِرِينَ کے ذیل میں ابن مردودہ و اصفہانی و دہلوی سے بروایت جابر بن عبد اللہؓ لکھا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن اے کافر مشرقتے و دہلہن کی طرح زیب زینت سے آراستہ کر کر حشر کا وہ لوجا دینگے انا راہ میں میری قبر پر جب گذریگا اور زبان فصیح سے کہیگا انا علم لکھا یا محمدؐ میں جو امین کہو بخدا علیک السلام یا بیت اللہ تیرے ساتھ میری امت نے کیا سلوک کیا اور تو اُن سے کیا سلوک کریگا کہ میری امت یا محمدؐ جو تیری امت میری زیارت کو آیا اسکو من کفایت کرنا ہوں اور اسکا شیفع ہو گا اس کے طرف سے اپنی خاطر کو فانی رکھو اور جو میری زیارت کو نہیں بھیجا اسکو تم کفایت کرو اور اس کے شیفع ہو حضرت مولوی رفیع الدین صاحب نے لکھا ہے کہ قیامت کے دن جب سب اور بھیجے انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ان کے ساتھ اور بہرہ گیری کی امت اپنے پیغمبر کے ساتھ آئیں گے اور سورج نزدیک ہو جاوے گا طلع طلع کے رنج و خون ہونگے ناچار ہو کر حضرت آدم سے وسیعہ بیٹھیں گے کہ ہماری شفاعت کرو حضرت آدمؑ غدر کر گئے اور کہیں گے نوح کے پاس جاؤ مبطح بہرہ گیری ایک دوسرے کا حوالہ دیکھا یہاں تک کہ سب لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں گے اور کہیں گے یا حضرت محمدؐ تم محبوب خالق ہو اور حق تعالیٰ نے دنیا میں تمکو مغفرت اول و آخر کی بشارت دی تھی اگر ان کا سب ظالمین پر غصہ و عتاب ہے تم سے کچھ پرسش اور مواخذہ نہیں ہو اور تم خاتم النبیین ہو اگر تم جو ابیاسکے پاس جاؤ گے تم اللہ سے واسطے شفاعت کرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما دیں گے ہاں میں ہوں آج اس کو ہم کے لئے اور میرا حق ہو آج شفاعت کرنا سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی جناب میں توجہ ہوں گے اور سجدہ کریں گے اللہ تعالیٰ فرما دیگا اے محمدؐ اسٹاؤ جو کہو گے من سنو لھجا اور جو مانگو گے دوں گا شفاعت کرو گے قبول کروں گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سر اٹھا دیں گے اور عرض کریں گے کہ اے اللہ جسے تیرے لئے دنیا میں تیری طرف سے مجھے عہد بھیجا یا تھا کہ قیامت کے دن جب طرح تو راضی ہو گا خوش کروں گا سو میں اس عہد کا وفا ہونا چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ فرما دیگا جب تیرے لئے جو کہا ہو سچ کہا ہو میں اللہ تبارک و تعالیٰ سے راضی ہوں اور تمھاری شفاعت قبول کرتا ہوں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہاتھ سے بہشت کا قفل کھول کر لوگوں کو انھیں داخل کر دیتا ہے بہشت اپنی امت کے احوال دریافت کرنے پر اسوقت اپنی امت سب بہشتیوں سے جو تعالیٰ حصہ ہوئی جب معلوم ہو گا کہ ہزاروں امتی و دوزخ میں ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس جہنم سے کہ رحمۃ للعالمین میں محزون ہونگے اور اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے کہ الہی میری امت کو دوزخ سے خلاص فرماؤ ان سے حکم ہو گا جسکے دلیں جزو برابرا یاں ہو دوزخ

سے نکالو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کر کرادیں پھر بھی اپنی اپنی امت کی شفاعت کریں گے انحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ات تعالیٰ نے حکم ہے فرشتوں کو ساتھ لیکر دوزخ کے کنارے پر تشریف لاکر فرما دیں گے کہ
اسے یارو اپنے دوستوں اور عزیزوں کو یاد دلاؤ کہ فرشتے آگ میں نکالیں گے پھر پھر آدھی کی
اور منافقوں کی اور عالم اور دنیا سوانتی اپنے اپنے مرتبے کے صد ہزار آدمی کی شفاعت کریں گے
اور فرشتے ان کو کوٹے کرتے کے موافق ان سے نکالیں گے اس شفاعت میں سب سے پہلے گنہگار ان اہلبیت
نجات ہونگے اور سب سے آخری ہونگا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کریں گے حکم
ہوگا انہیں آدھے دوزخ والی سے برابر بان ہو وہ دوزخ سے نکالو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب
اور اولیاء اور غلاموں کو فرما دیں گے کہ یہ ایک اپنے پیارے توں کو اور متو ستاؤ توں کو یاد دلاؤ دوزخ سے باہر کرادو موافق
ان کے عمل کی اور ہزاروں آدمی دوزخ سے نکالیں گے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کریں گے حکم ہوگا
ہوگا کہ وہ بھی اہل دوزخ سے نکال دیئے جائیں گے دوزخ کے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متوسلین اپنے
نکولے ہر شے خلیفہ کو دوزخ سے نکالنے کی تیاریاں کر رہے ہوں گے وہ کراؤں کو کوٹنے توں سے نکالتے تھے اور ان کو ان کے
احوال کی خبر دے گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے واسطے بھی شفاعت کریں گے اللہ تعالیٰ فرما دیگا ان کو
نجات بہشتی کو کہ بہشتی ہیں اپنے اہل و عیال کو کہ وہ بھی بخشے گئے ہوں گے پوچھیں گے فرشتے
کہ یہ کیا ہے اپنے آپ کے مکان میں اپنے اعمال کے موافق ہیں بہشتی کہیں گے کہ بھلا بیچارے کو کھڑت و راحت
نہیں ہو تمہارے پاس بھیجا دو اللہ مال فرما دیگا کہ انکی ذریعہ کو بھی ان کے پاس بھیجا دو ہر شخص کے عیال
ان کے سامنے جمع ہوں گے اور ان کے افضل سے بڑی نعمتیں ملینگے سوائے اپنے اعمال کے جبرائیل اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درجہ اسحق سے زائد ملینگے یہ خلاصہ ہے قیامت نامہ کا
خاصی عیاض علیہ الرحمہ نے شفا میں لکھا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا عسیٰ ان یتبعک ربک مقاماً
محموداً یعنی ضرور دنیا و آخرت کا جو بہترین مقام محمود میں اور بہت حدیثیں اسباب میں کہ مراد مقام
محمود سے شفاعت ہے ذکر کر رہا کہ یہی ذریعہ صحابہ و تابعین اور عام المؤمنین کا اور صحیح حدیثوں
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی نصیحت فرمائی ہے واجب ہے ان کے سوا اور پر التفات نہ کیا
جائے ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا گیا
میں آدمی امت کے بہت میں جانے اور شفاعت میں سو میں نے اختیار کیا شفاعت کو کیا تم جانتے ہو
کہ وہ متقیوں کے واسطے ہی لیکن وہ شفاعت گنہگاروں خطا کاروں کے واسطے ہی اور ابو ہریرہؓ سے
روایت کیا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ شفاعت کے باب میں آپ پر کیا اثر ہے فرمایا کہ جلا لا الا اللہ کچھ اخلاص

سے دل اور سکا نصیحت کو اس کی زبان کے اور سب کے واسطے میری شفاعت ہوا تم جیسے
 روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دکھلایا گیا مجھ میری امت پر اور مجھ سے بعد
 اور آپ کی خوزری اور جو آیا اعلیٰ امتوں پر میں نے سوال کیا اللہ تعالیٰ سے کہ قیامت کے دن ان شفاعت
 مجھ کو دے پس اللہ تعالیٰ نے کیا اور کہا قاضی نے حدیث صحیح میں بہت طے فرمائی یا رہے ہیں
 کے واسطے ایک دعا ہو کہ وہ مانگتے ہیں میں نے اپنی دعا کہی شفاعت میں اس کی قیامت ۔ دن اہل
 علم نے کہا ہاں یہ اسے سب سے پہلے دے گا کہ وہ مانگے اور اہل علم اور اس میں جو وہ چاہیں
 ویسا ہی کیا جائے بخلاف اور سب کے عاؤنک کہ شمار میں ان دعاؤں کے وقت انکا حال خود درج میں
 ہوتا ہوا اور خاص اس دعا کے قبول کی ایک ضمانت دی گئی جو جامع بن اسمین یا جن اجابت کے میں پر بدو
 سا فرہین صحیح بخاری صحیح مسلم میں روایت آیا حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے ایک قوم
 جولی مذہب کو شفاعت کی اور عیون بن عمروؓ نے بتا دیا کہ روایت آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو
 اسے شفاعت کی شفاعت اس کو نصیب ہوئی صحیح مسلم سے روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قول آرہم اور علیؓ کا پڑا لاکھ اٹھائے اور اسنی ہوا اور رسول
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا ابو جبریل جابرؓ محمدؓ کے اور کہہ کہ ہم راضی کر گئے تھے بجا ہر بنی اور زید
 کہ ان کے بزار اور طبرانی نے اوسط میں اور ابو نعیم نے سند حسن جیسا کہ مندرج ہے کہ روایت کی
 علی بن ابیضاؓ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شفاعت اور بخانی امت کے
 واسطے یہاں تک کہ پکار گچھا میرا رب یا محمدؓ تو راضی ہوا میں کہو بخانا ۔ رضی اللہ عنہما
 ماجد و حاکم بن زبان و سہمی نے طبرانی نے خوف بن مالک سے ۔ رضی اللہ عنہما
 وسلم نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھے مختار کیا اسمین یا آدمی امت میں ۔ امت میں ۔ امت میں
 میں ہوا اسمین و دنیا کی میری امت کی بہت میں جیسے جیسے ہے ۔ امت میں ۔ امت میں
 میں نے اختیار کیا شفاعت کہ وہ سب کے واسطے ہوا امام احمد اور طبرانی اور زید نے سند حسن
 معاذ بن جبل و ابی موسیٰ سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے رب
 مجھ کو مختار کیا اسمین کہ آدمی امت بہت میں داخل ہوا شفاعت میں شفاعت ۔ امت کی اخبار
 کی اور جاننا کہ شفاعت ان کے واسطے بہت واسطے ہوا اور شفاعت اس کے واسطے ہوا کہ وہ
 ان سے بھی مثل اس کے روایت کیا امام احمد و طبرانی و سہمی نے ۔ امت میں ۔ امت میں
 کیا کہ میں اختیار دیا یا شفاعت اور آدمی امت کی بہت کو جانے میں نے اختیار کیا شفاعت کو

کہ یہ عام تر اور کافی تر ہو گیا تم جانتے ہو شفاعت کو واسطے متقیوں کے لیکن وہ واسطے گناہگاروں کے بھی
 آید و ابو و ترمذی و حاکم و بیہقی نے روایت کیا انہیں سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شفاعت
 میرے واسطے اہل کبار کے جو میری امت سے ہیں مضمون کے بہت سے حدیث اسباب میں روایت
 کی ہیں لول کے کا خلاصہ اس قدر برکفایت کئے گئے طبرانی نے ابن عمر سے روایت کیا کہ فرمایا انحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے اپنی امت سے شفاعت کو نکالا پھر اہلبیت کی پھر جو نزدیک میں درجہ
 بدرجہ قریش و انصار سے پھر اہل یمن کی پھر باقی عرب کی پھر عجمیوں کی اور پہلے شفاعت کو نکالا فضل
 والو کی خبر آئی و بزار نے عبد اللہ سے روایت کیا کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پہلے اپنی
 امت سے شفاعت کو نکالا اہل مدینہ اور اہل مکہ اور اہل طائف کی اور اجمال موجب شفاعت انحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باب میں لکھا جو صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
 یا اذان سکن ربہ اللہم ربہ ہذہ الدعوة التامة والصلوة القائمة ات محمدنا کو سبیلہ
 الہ فضیلہ وابعث مقاماً محموداً للذی وعدتہ واجب ہوئی اسکے واسطے شفاعت میری
 امت کے دن اور جو صحیح مسلم میں بھی مثل اسکے ہے اور طبرانی میں ہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذان
 قائم ہوئے تھے اللہ صوب ہذہ الدعوة والصلوة علی محمد و اعطہ سوالہ یوم القیمة
 اور فرمایا کہ جو مثل اسکے کہ جب اذان سنے اسکو شفاعت محمد کی واجب قیامت کے دن اور
 اور نہ میں یہی غلط ہے صل علی عبدی و رسولک واجعلنا فی شفاعتہ یوم القیمة بزار نے
 روایت کیا کہ فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو میری قبر کی زیارت کر لیا اسکو میری شفاعت
 دے دے گی اور طبرانی نے روایت کیا کہ فرمایا جو میری زیارت کو لے گیا اور اسکو کچھ حاجت سوا میرے
 زیارت کے نہ تو قوی ہے اور حق ہے کہ اسکا شفیع ہوں دن قیامت صحیح مسلم میں ہے کہ فرمایا مدینہ کی
 سختی و تکلیف پر کوئی نابت نہ ہو گا مگر کہ میں اسکا شفیع و شہید ہو گا قیامت کے دن ترمذی و ابن
 ماجہ و ابن حبان و بیہقی نے روایت کیا کہ فرمایا جسکو استطاعت ہو کہ مدینہ میں مرے پس چاہے کہ وہ
 مرے کہ جو وہاں مرے گا میں اسکا شفیع ہو گا اور طبرانی نے روایت کیا کہ فرمایا کہ جو کہ مدینہ میں مرے گا
 مستوجب ہو گا میری شفاعت کا اور ہو گا قیامت کے دن انہیں سے اور بیہقی میں ہے کہ جو کوئی
 جمعہ کے دن یا مات میں بہت درود پڑھ لیا مجھ میں اسکا شہید اور شافع ہو گا قیامت کے دن
 اور طبرانی نے روایت کیا کہ فرمایا جو درود پڑھ لیا مجھ و شریف کو دس مرتبہ صبح کو دس مرتبہ شام کو اسکو
 میری شفاعت ملے گی قیامت کے دن اور سوائے انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شفاعت

کے باب شفاعت انبیاء و ملائکہ و علماء و شہداء و صالحین و مؤمنین و اولاد میں لکھا ہے ابن ماجہ و بیہقی نے روایت کیا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شفاعت کرینگے قیامت کے دن انبیاء و علماء پھر شہداء ابو داؤد و ابن حبان نے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شہداء ستر آدمی کی شفاعت کریں گے اپنے کنبے و لون سے اور امام احمد و طبرانی و ترمذی و ابن ماجہ نے بھی مثل اس کے روایت کیا و بیہقی نے روایت کیا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ عالم سے کہا جاوے گا کہ تو شفاعت کر اپنے شاگردوں کی اگر چہ آسمان کے ستاروں کے برابر چون ترمذی و حاکم و بیہقی نے روایت کیا کہ فرمایا میری امت کے ایک شخص کی شفاعت ہے نبی تم کی قوم سے زاید لوگ بہشت میں داخل ہوئے ابو یعلی و بیہقی نے زبیر سے روایت کیا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص ایک جنگل میں چلے جائے یا درود و سہ ناستق یا سن کے پاس تھوڑا سا پانی عابد کو پیاس لگی فاسق سے مانگا اور سہاگہ اگر میں تجھ کو دونوں نوزین پیاس سے مروں عابد گڑھا فاسق کو رحم آیا پانی کا چھینٹا دیا اور اس کو ملاو دو نوزین چلے اور جنگل کو طوطی قیامت کے دن و لون کا حساب ہوگا عابد کو حکم ہوگا بہشت کا فاسق کو دوزخ کا یہ عابد کو بکار دیا کہ میں اپنے اور تجھ کو مقدم کیا جنگل میں اور مجھے دوزخ کا حکم ہوا میری شفاعت کرو وہ فرشتوں کا کہیں گے کہ تمہارا اگر اللہ سے کہیں گے کہ میرے واسطے بخشیدے اللہ تعالیٰ فرما دینگا وہ تیرے واسطے ہو عابد اس کا تمہارے بہشت میں لیجاوے گا اس مضمون کی حدیث بہت کتابوں سے روایت ہے ابن ابی عاصم اور ابونعیم نے روایت کیا کہ ایک کبریٰ قیوتیہ خیرہ جو دھرمینہ دھرمینہ کے بیان فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا اجر پورا کر دینگا بہشت میں دینا اور اپنے فضل سے زائد کریں گے وہ شفاعت ہر اس کی کہ جس کو دوزخ واجب ہوئی ان لوگوں سے کہ دبا میں احسان کیا تھا بزار نے روایت کیا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا حاجی چار سو آدمی کی شفاعت کریں گے اپنے اہلبیت سے اسحاق بن راہویہ نے روایت کیا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس مسلمان کے تین بیٹی نابالغ مرگئے بہشت کے دوازہ پر چھ جاوے گی اونٹے کہا جاوے گا کہ بہشت میں داخل ہووے کہیں گے ہم کیونکر داخل ہوں کہ ہمارے مائیں داخل نہیں ہوئے دوسرے یا میرے بار میں کہا جاوے گا داخل ہو تم اور تمہارے مائیں ابو نعیم نے روایت کیا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کے لڑکے قیامت کے دن عرش کے نیچے ہونگے شفاعت کرنے والے اور شفاعت کریں گے امام احمد اور حاکم اور طبرانی نے روایت کیا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ روزہ اور قرآن قیامت کے دن شفاعت کریں گے روزہ کہیں گے کہ میں نے اونٹے

باز کیا امانے اور شہوت سے میری شفاعت اسکے حق میں قبول کر قرآن کہ کیا ہے اور نہ
 سوئے میری شفاعت اسکے حق میں قبول کر فرمایا کہ انکی شفاعت قبول کیجاو گی غرض شفاعت
 کی تفصیل اس کتاب میں اور کتب دینیہ معتبرہ میں اس درجے کو کہ اگر جمع کیجاوے تو ایک کتاب
 میں نہ ہو جاوے انصار کی واسطے اسقدر کفایت کی اور اسی کتاب میں سہیقی سے نقل کیا کہ
 اے کریم بوقرہ لا تمناک نفس لی نفس شیعۃ شفاعت کو دفع نہیں کرتے کیونکہ مراد ملک دفع کرنا
 سے ہوتا ہے جیسے دنیا میں اپنے نفسوں سے اور دوسروں سے بقوت دفع کرتے ہیں قیامت کے
 دن نہ تا اور شفاعت اسباب نہیں ہے کیونکہ وہ تو شفاعت کرنے والے کی عاجزی ہو اسکے
 لئے کہ شفاعت چاہتی ہے فقط عاجز اس باب کو ختم کرنا ہے اس حدیث پر کہ طبرانی نے روایت کیا
 ابن معوق کہ شفاعت آدمیوں کی ہوتی رہیگی اور وہ درختوں کے ٹکڑے کے پھانسیوں کے بلبلوں کو
 بڑھ جاوے امیر اوسلی کہ اوسلو بھیجے شفاعت واہ کیا مقام عبرت و حیرت ہے کہ وسعت شفاعت
 کا بہرہ مرید کہ ابلیس کو بھی امتیہ ہوا اور اب فرقہ اولاد آدم سے ایسا پیدا ہوا کہ اعتقاد شفاعت کو کفر و
 شرک اور امید و اران شفاعت بنیا واد بالوکافرو مشرک کہتا ہے دیکھو تقویۃ الایمان میں یہ کریم
 علی من یدہ ملکوت کل شیء کے فائدہ میں لکھا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا کے وقت
 کے کا رہی اپنے تئیں لوگوں کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اوسکی مخلوق اور اوسکا بن بنجھتے تھے
 اور اوسکو اسکی مقابلہ کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے مگر یہی بکارنا اور متین ماننی اور دنیا زار کرنی
 اور انکا اپنا دلیل اور سفارشی مجھنا ہی انکا کفر و شرک تھا جو لوئی کسی سے یہ نہ حاصل کرتے لو کہ
 اوسا لہ کا بندہ اور اوسکو مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر تھے انتہی اس کلام میں
 جو جو خطائیں اور تحریفیں دین تین کے میں تفصیل اوسکی اور جگہ جگہ لکھی ہیں یہاں صرف غرض
 کیا جاتا ہے اس فقرہ سے کہ متعلق ہر محبت سے وہ یہ کہ سفارشی سمجھنے کو جو داخل کیا کفر و شرک میں
 سو شریعت محمدیہ کی بات نام شریعت کے مخالف ہر خاص بندہ و ملو شفاعت تمام شرایع سے ثابت ہے
 مشرکین کی گمراہی یہ ہونی کہ مرتبہ شفاعت کو مرتبہ الوہیہ کہ ٹھہرا دیا کہ اللہ تعالیٰ نے صاحبین
 مقربین کو الوہیہ دی کہ وہ سخت عبادت کے سونگے اللہ تعالیٰ کی عبادت تقبلاً کہ فائدہ نہیں
 دیتی کیونکہ اللہ تعالیٰ بہت تعالیٰ و بلکہ انھیں انکی عبادت ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ سے نزدیک کر دین بھرنے نام کے
 پھر مشرکے کہ قریب ٹھہرا یا انکی طرف توجہ کا پھر انھیں اجا کر اعتقاد کیا معبودات باعیا نہا پھر خلاصہ باب التوحید
 حجت بالغہ کہ تصنیف شاہ ولی اللہ صاحب کی اور یہ انکا کفر و شرک تھا کہ نفس اعتقاد شفاعت حضرت ولی اللہ تعالیٰ

درختوں کے ٹکڑے کے پھانسیوں کے بلبلوں کو بڑھ جاوے

درختوں کے ٹکڑے کے پھانسیوں کے بلبلوں کو بڑھ جاوے

حجت بالغہ کے باب بیان حقیقت شرک میں لکھتے ہیں کہ کچھ ناخلفون نے مستعمل مشتبہ لفظوں کو
غیر محل پر محل کر دیا جیسے کہ محبوبیت و شفاعت کو تمام شرعیات میں خواص بشر کے واسطے اللہ تعالیٰ
نے ثابت کی تھی غیر محل پر محل کر دیا فقط دیکھو کہ پیغمبر خدا کے وقت کے کافر اور وہابی گمراہی اور مخالفانہ
الہی میں بھائی بھائی ہیں بڑے بھائیوں نے شفیع کو الہ بنا یا چھوٹے بھائیوں نے شفاعت کو
شرک ٹھہرایا اور جتنے اہل بدعت وہو امین چونکہ مدارائے دین و مذہب کا جوئے نفس پر ہوتا ہے کسی
بات پر کسی مقام میں اونگوئیات نہیں ہوتا اس کتاب کا بھی یہی حال ہے اس مقام میں سفارشی سمجھنے کو
کفر و شرک ٹھہرایا ایسی ہے آیہ کریمہ **الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً مَّا يَعْبُدُھُمْ**
اِلَّا لِيُقْرِبُوْا اِلٰی اللّٰهِ ذَلْفٰی کے فائدہ میں لکھا ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو کسی کو اپنا
حمایتی سمجھے گو کہ یہی جانکر کہ اس کے سبب خدا کی نزدیکی ہوتی ہے سو وہ شرک ہے اور تھوٹا اور
انہ کا ناشکر انتہی اور اسے اور آیہ کریمہ **وَيَعِدُ وُنْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یُضِرُّھُمْ وَلَا یَنْفَعُھُمْ** و یقولون
ھُوَ لَآءِیٰ شَفَعَاۗءُ نَاخِذٌ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ کے فائدے میں لکھا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو کوئی کسی کو سفارشی ہی
سمجھا کر پوت وہ بھی شرک ہو جاتا ہے انتہی بیان مدارش کہ کاعبادت پر لگا کیا نہ صرف سفارشی و ولی
سمجھنے پر بخلاف ان دونوں مقاموں کے اور آیہ کریمہ **قُلْ ادْعُوا الَّذِیْنَ رُفِعَ عَنْھُمْ ذُنُوْبُ اللّٰهِ**
اَلَمْ یَلْکُوْا مِنْ مِّثَالِ ذٰلِکَ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ کے فائدے میں اور یہی راہ چلے کہ متداول
و ما بہ کی زبانوں پر ہی طریق ہوا اسکا حال تفصیل لکھا جاتا ہے تقویۃ الایمان میں شفاعت کو تین قسم بنا یا
ابن شفاعت بالوجاہت کہ اصل شرک ہے اور حقیقت اسکی ٹھہرائی کہ شفیع سے دیگر ایمان ہے فقط
اور یہ خرافہ مخالف عقل و نقل کے اور سب جائید و اسی آیہ کریمہ میں دیکھو کہ نفی تلبیہ کے قسم
ہو نفی نفع شفاعت کی اور ترجمہ فائدہ لکھے ہوئے اسی تقویۃ الایمان سے اسی غلام میں ظاہر کہ
بازو ہونا اور دہ ایمان لینا اور چیز ہے شفاعت اور چیز مسئلہ نہ بدلا کہ حقیقت بدل ہی شفاعت
بالوجاہت ثابت اور جو اسکی معنی بنائے زے دہو کہ بازی دباؤ کو نہ شفاعت میں دخل نہ وجاہت
میں جیسی شفاعت خاص بندوں کی اللہ تعالیٰ نے ثابت کی ہیں وجاہت بھی ثابت ہو کان خدا اللہ
وجہ ہائی الدنیا والاخرہ دوسری قسم شفاعت بالمحبۃ وہ بھی شرک اور حقیقت اسکی ٹھہرائی
لاچار ہو کر نقصیہ صاف کر دے فقط اسکا بھی وہی حال ہے محبوبیت اللہ کی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ
والہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہو فاتبعونی مجذب کہ اللہ لا چاری درجہ کو امین دخل نہیں
تیسری قسم شفاعت بالاذن اسکو لکھا کہ ہو سکتی ہے اور اس کے بیان میں وہ ضبط اور زبان کین کہ

مسلمانوں سے بہت دور ہیں حاصل اسکا بھی انکا شفاعت ٹھہرتا ہو کیونکہ بعد انکار و صورتوں کے ایک صورت کو جو ممکن ٹھہرایا وہ صورت شفاعت نہیں ہے نہ شرعاً نہ عقلاً نہ عرفاً عبارت اسکی یہ ہے دوسری صورت یہ ہے کہ جو پرچوری تو ثابت ہوگئی مگر وہ ہمیشہ کا جو نہیں اور چوری کو اسے کچھ اپنا پیشہ نہیں ٹھہرتا مگر نفس کی شامت ہے قصور ہو گیا سوا اسے پر شرمندہ ہو اور رات دن ڈرتا رہا اور بادشاہ کے امین کو سزاوار انکے غیر رکھ کر اپنے نہیں تقصیر وار سمجھتا ہوا و لائق سزا کے اور بادشاہ سے بھال کر کسی امیر و وزیر کی پناہ نہیں دی ہوتا اور اس کے مقابلہ میں کسی کی حمایت نہیں جتنا اور رات دن اوسیکامند دیکھ رہا ہے کہ دیکھے میرے مقیم کیا حکم فرماوے سوا اسکا یہ حال دیکھ کر بادشاہ کے و امین اسے ترس آتا ہے مگر امین بادشاہت کا خیال کر کر رہے سبب درگزر نہیں کر سکتا کہ امین کو گولے و لمپیں اس امین کی قدر گھٹ نہ جائے سو کوئی امیر و وزیر اسکی مرضی پا کر اس تقصیر وار کی سفارش کرتا ہے اور بادشاہ اس امیر کی عزت بڑھانے کو ظاہر میں سفارش کا نام کر اس چور کی تقصیر معاف کر دیتا ہے سوا اس امیر نے اس چور کی سفارش اس واسطے نہیں کی کہ اسکا قراتی ہو یا استثنایا اسکی حمایت اسنے اٹھائی ہے بلکہ محض بادشاہ کی مرضی سمجھ کر کیونکہ وہ تو بادشاہ کا امیر ہے نہ چور نہ کتا تھا گئی جو چور کا حمایتی بن کر اسکی سفارش کرتا تو آپ بھی چور ہو جاتا اسکو شفاعت بالاذن کہتے ہیں نیٹے یہ سفارش خود مالک کی پر وائی سے ہوئی ایسی سوالندہ کی جناب میں اس قسم کی شفاعت ہو سکتی ہے اور جس نبی ولی کی شفاعت کا قرآن و حدیث میں مذکور ہے سوا اسکی یہی معنی میں یہ عبارت ہے تقویۃ الایمان کی اور چند سطر کے بعد لکھا ہے وہ خود بڑا غفور الرحیم ہے سب مشکلیں اپنے ہی فضل سے کھول دیکھا اور سب گناہ اپنی رحمت سے بخش دیکھا اور جسکو چاہیگا اپنے حکم سے اسکا شفیع بناوے گا نام ہوئی عبارت تقویۃ الایمان کی دیکھو کہ اللہ تعالیٰ سے قادیانی قاہر متکبر ذوالجلال والاکرام جامع جمیع صفات کمال اور اسکو کہ منزه اور متعالی ہر طرح کے احتیاج اور نقصان اور شہ و زوال سے اس کے ایک بندہ کا جیسا ٹھہرایا اور میر الوہیت اور عموم قدرت اور بے نیازی کا کچھ خیال نکلیا صاف اٹھایا اللہ کی جناب میں اس قسم کی شفاعت ہو سکتی ہے اور جس نبی ولی کی شفاعت کا قرآن و حدیث میں مذکور ہے سوا اسکی یہی معنی میں فقط اب تفصیل اس کلام کے خرابیوں کی سنا چاہئے مولوی اسماعیل نے کہا کہ نفس کی شامت سے قصور ہو گیا سوا اس پر شرمندہ ہو اور رات دن ڈرتا رہا اہل سنت کے مذہب میں گناہ کبیرہ کے عفو و شفاعت کو تو بضرور نہیں ہے گناہ کبیرہ کر نیو الوٹے بے توبہ کی بھی مغفرت اور شفاعت ہوگی جیسا اور یہاں ہو گیا مولوی اسماعیل نے یہ بات معتزلہ کے مذہب کی ہے شاہ عبدالغیر صاحب ہدیٰ للمتقین کی تفسیر میں لکھتے ہیں

دوسری عبارت تقویۃ الایمان اور انکا شفاعت

شرع و تقویۃ الایمان

کہ غفور کے دو طریق ہیں اول یہ کہ کئے اعتقاد صحیح کے قوی ہونے اور دوسرے کی تاثیر کر نیے انکے دلیمن ہوا
 اور کوبے توبہ اور بے شفاعت اور بے عذاب بخشیدن دوسری وہ کہ عمل کے مقابلہ میں قویہ کرتے ہیں ہا
 انکے سیات کو اللہ تعالیٰ احسان کرے اور بے عذاب بخشیدن دوسری وہ کہ عمل کے مقابلہ میں قویہ کرتے ہیں ہا
 اور گنہ کو اسنے پیشہ نہیں ٹھہرایا بل نفس کی شامت سے قصور ہو گیا سو اسے پشیمند اور رات دن ڈرتا
 اور اللہ کے امین کو سزا اور انکھویر رکھ کر اپنے تین نقصہ وار بھگتا ہی اور لائق سزا کے اور اللہ کو اسے
 ترس بھی آتا ہو مولوی اسماعیل کے نزدیک اللہ تعالیٰ ایسے گنہگار سے بھی بے سبب درگزر نہیں کر سکتا
 معاذ اللہ یہ کیا جہالت ہے اللہ کی شان سے اور کیا انکار صریح ہے قرآن وحدیث کا اللہ تعالیٰ کی شان
 ہے یَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَيَغْفِرُ مَادُونَ ذَلِكَ لِمَن يَشَاءُ وَيَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ
 تفسیر عزیز میں لکھا ہے قرآن مجید مملو مشحون بہت ازین صفات کہ کَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا غَفُوْرًا اور رحیمًا
 و کریمًا اور احادیث نظر نہ کرنا لاتر از حد تو ازین مضمون را خواہیم یافت یہ سب کلام ہر گناہ کبیرہ
 بے توبہ میں مولوی اسماعیل کی جرأت دیکھو کہ ایسے غفور الرحیم کو یہ سمجھے کہ ایک گنہگار شرمندہ مرنے والا
 سے درگزر نہیں کر سکتا کیا ایمان ہو کہ اللہ تعالیٰ کو سمجھنا کہ نہیں کر سکتا بفعل ما یشاء وحکم ما یوید
 وهو علی کل شیء قَدِیر اور سبکدوش آیتوں کا انکار اور وہ جو لکھا کہ بے سبب نہ درگزر نہیں کر سکتا
 یہ بھی معتزلہ کی کفش برداری ہر اہلست کے مذہب میں اللہ تعالیٰ کے افعال کے واسطے سبب و علت
 غرض دعایت ٹھہرانا جائز نہیں ہے کہ نہ اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز واجب اللہ تعالیٰ سے کوئی فعل قبیح معتزلہ
 اس میں مخالف ہیں اور اللہ تعالیٰ کے افعال کی تسلیل واجب جانتے ہیں سب عقاید کی کیا ہوں میں یہ
 قصہ مذکور ہے شرح مواقف کے یا یونین موقف کو چھٹے مرصد سے آٹھویں مقصد میں یہ سب
 بتفصیل لکھا ہے جگے تامل ہو کہ اہلست کے مذہب میں کفر کا بحثا جامع عقلا جائز ہے معتزلہ متنع
 عقلی کہتے ہیں اہل سنت نے افہمی مذہب کو رد کیا ہے شرح عقاید نسفی و خیالی میں بھی مذکور ہو رہا ہے
 پر یہ بات یونانی کوصاف لکھ دیا کہ گنہگار شرمندہ مرنے والے سے بھی بے سبب درگزر نہیں کر سکتا دیکھ
 کیسی مخالفت صریح ہے مذہب اہلست سے اور بے ادبی اور گستاخی ہے اللہ تعالیٰ سے اور عموم قدرت
 اور لہ مال بے نہازی کا انکار لایسالی عمای فعل و ہمدیثی لون وغیرہ اکثر آیات کے خلاف ہے
 اور یہ جو ٹھہرایا کہ اپنے نہیں کا خیال کر کر فقط سو یہ بات بھی مختصر اس کی بھی کہ شرح عقاید نسفی اور
 شرح مقاصد وغیرہ کیا ہوں میں انکے طرف سے دلیل نقل کی ہو کہ آیات واحادیث گنہگاروں کے
 وعید میں ثابت ہیں اگر غفوت ثابت ہو عذاب مذہب سے تو وعید میں خلف لازم ہو اور اللہ کی بات بے لجا

ورنہ زمین جمبوٹ لازم ہوا بل سنت نے زمین جواب بھی لکھا یا ہو کہ عفو کے لفظ بھی بہت میں اگر عفو
 کی آیتیں عام ہوں تو عفو کی آیتوں سے خاص ہو گئیں لینے کہ کار و نگو عذاب ہو گا سزا کئے کہ انہ
 درگزر کیا جاوے گا مولوی اسماعیل نے اتنی بات معترکہ سے بھی لیکر لے بھی پیش قدمی کی کہ تو بڑا
 اے عفو سے معترکہ بھی منکر تھے کیا تاشا ہو کہ آید کر میرا اللہ لا یغفران یشہد کے بیان میں آپ لکھا
 کہ باقی گناہ اللہ کی مرضی پر ہیں چاہے معاف کرے چاہے سزا دے فقط وہی اللہ بیان ایسا ہو گیا
 کہ بے سبب راز نہ نہیں کر سکتا اللہ تعالیٰ کو محتاج سبب اور بند و نجا ٹھہرانا کیا دینداری ہو اور درگزر
 فکر کرنے کی وجہ سے بڑا کرتے کہ ہمیں لوگوں کے دلیمن اس آیت کی قدر نہ گھٹ جائے واہ لیا ل
 و دین ہا اللہ تعالیٰ کی شان میں کیا یا بر بیان اگلا ہوا ایک تو اللہ تعالیٰ کا ورنہ دوسری جبکہ اس آیت
 سزا بھی ہو عفو بھی ہو اور صاف لکھا ہوا کہ جسے چاہئے بخشہ دے پھر درگزر کرنے سے لوگوں کے لیے
 امین کی قدر ایوں سمجھنے لگی تھی بغیر معمول جاتے اور کوئی توجہ نہ دو و تشویش کی اللہ تعالیٰ
 کے مبنی نہیں تیسری آیت کا بنائے والا جاہل ٹھہرتا ہے آیت پر مقرر کر کے وقت اس کو خبر تھی کہ ایک دن
 تیرے ضرورت پڑے گی اور تیرے ترس آویگا اور میں چاہوں گا ایک اپنے بندہ شہر زندہ ڈرت والے
 اور میرے طرف رجوع لانے والے سے درگزر نا اور درگزر نہ کر سکو گا اس خوف سے کہ امین کی قدرت
 گھٹ نہ جاوے کیونکہ اگر اس کو یہ خبر ہوئی تو ایسا نہیں ہوتا کہ آخر کو پشیمانی اور عاجزی اس آیت
 کے سبب اسے حاصل ہوئی اور لاجاً محتاج ہو گیا دوسرے دن کا چوتھی یہ کہ وہ امین اس کے
 نزدیک سے ٹھہرے کہ اس کے دل کی خواہش نہیں کرنے دیتے اور اگر امین اچھے ہو تو اس کی
 خواہش بری ہوئی یا پھر یہ کہ باوجود دریافت کر لینے امین کے برائی کے بھی ڈرتے اس کی
 قدرت گھٹ نہ جائے گا یہ بات بھی اچھی نہیں ہے کہ برائی اس کی اگر پہلے معلوم تھی اور اب معلوم ہو گئی تو
 صاف سچ کہہ دینا چاہئے کہ یہ امین برے تھے اب ہم اس آیت کے خلاف کرنے کو اچھا جانتے ہیں
 حق بات کا چھپانا تو بندوں کے نسبت بھی برابر ہے ان اللہ لا یستحق من الحق اس کی شان ہو
 چھپتی یہ کہ جب امین اس کے بنائی ہوئی ہے اور وہ مالک امین کا ہر وقت اس کو اختیار امین کے
 نسخ اور تغیر و تبدل کا حاصل پھر اسے باوجود ترس آنے کے کیا ہو گیا کہ بے سبب کچھ نہیں کر سکتا
 اور محتاج ہو گیا دوسرے کا ظاہر یہ کہ مذہب پر یہ بات بن سکتی ہو کہ منکر میں نسخ کے پھر مولوی
 اسماعیل نے کہا سو کوئی امیر وزیر اس کی مرضی پا کر اس نقص پر وار کی سفارش کرتا ہے فقط
 دیکھو اس کلام میں کیا کیا قباحتیں بھری ہیں ایک تو یہ کہ بادشاہ پر کیسا احسان امیر وزیر کا

ثابت ہو کہ اگر وہ شفاعت نکریں تو تو بادشاہ سچا رہے کی دلکی خواہش دل ہی میں رہ جائے اور کوئی سہل
 اور گنہگار کسی بھی ہی نہیں عجب طرح کی تشاکش کا سچ اور ہر آئین کا خیال اور ہر اپنے دلکی خواہش کا کہ خلق
 آئین ہے ہی دوسری بہ کہ جب امیر وزیر نے اسکی مرضی پائی تو انکے نزدیک آئین کی قدریت نکھٹ گئی کہ
 انکو معذور ہو گیا کہ مضر بادشاہ کی خلاف آئین کے پیچھے رہے کہ قصیر وار کو بھی اگر وہ مادم ہو گیا کہ امیر وزیر
 نے بادشاہ کی مرضی پر میری سفارش کی تو اسکے نزدیک بھی اور بھی جبکہ بیان معلوم ہو گئی سب نزدیک
 آئین کی قدر نکھٹ گئی اور بادشاہ نے جو حیلے کا پردہ بنایا تھا کچھ کام نہ آیا اور اگر انکو یہ معلوم نہیں تو انکے
 نزدیک امیر وزیر بادشاہ سے بڑے ٹھہرے جوابات کہ بادشاہ اپنے دلکی خواہش اپنے آئین کا خیال کر کر
 نکھٹا تھا امیر وزیر کے لئے سے لایا ہو کر کرنا پڑی یہ امیر وزیر بڑے زبردست میں اور پہلے جو وہ
 بادشاہ کا بند و بچہ رہا تھا اور امیر وزیر کے طرف رجوع نہیں کرتا تھا اساتے سخت مادم و شیطان ہو گا
 کہ وہ کچھ کام نہ آیا امیر وزیر کی کے کھنسنے سے بچا چو بھی آئین کی قدر تو اب بھی قصیر وار کے نزدیک نکھٹ
 کی پہلی صورت میں بادشاہ کے آپ خلاف آئین کرنے سے اس امیر وزیر کے باعث بلکہ یہ اس سے بھی بڑی
 ہوئی پھر مولوی اسماعیل نے لکھا بادشاہ اس امیر کی عزت بڑھانے کو ظاہر میں اسکی سفارش کا نام کر کر
 اس چور کی نقصان میراث کر دیا ہو فقط اسکو دھوکہ بازی کہتے ہیں دنیا کے بادشاہوں میں سے جو نے دنیا
 پرست اور ترسے فیزی ہوتے ہیں وہ ایسی باتیں کرنے میں اور جنگ و جھگڑا اپنے مرتبے کا اور صاف کوئی وحق
 کوشی و خوش موافقی کا خیال ہوتا ہو وہ بھی گوارا نہیں کرتے ایسی راہی لایعنی مثال لانا اور رکھنا کہ اللہ
 کی جناب میں اس قسم کی شفاعت ہو سکتی ہو اور جس نی ولی کی شفاعت کا قرآن و حدیث میں مذکور ہو سو
 اسکی یہی معنی ہو فقط و جھوکیا گستاخی ہے اللہ تعالیٰ کی شان میں اور کیا کیا باختمین میں اس بیان میں
 لاحوال و لا قوۃ الا باللہ پھر مولوی اسماعیل نے کہا کہ اس امیر اس چور کی سفارش اس واسطے نہیں کی کہ
 یہ فراہمی ہے یا اسٹنا کر کیا تھا اسے کہ جوابات سفارش و شفاعت سے کچھ علاوہ نہیں رہتی اسکو
 تو سفارش نام رکھا اور جو کہ شفاعت اور سفارش ہو دنیا میں جاری ہو میں قرآن و حدیث سے ثابت اسکا انکار
 زمانے میں یہی رسم ہے کہ سفارش کی یہی تقریر ہوتی میں قربت یا شنائی یا استدعا اور دین میں یہ
 قیون باقرین ثابت اللہ تعالیٰ فرما ہو الحقنا ہم ذریت ہم حدیث میں اهل القرآن یشفعون
 لعشوة من اهلہم کلہم قد استوجب لنا د اس طرح کی حدیثیں بکثرت اور مذکور ہیں پھر
 مولوی اسماعیل نے کہا کہ وہ بڑے عقول و احیاء فقط سب لمانو کے نزدیک تو ایسا ہی کہ مولوی اسماعیل کو
 یہ کلمہ کہنا زیب نہیں دیتا اور انکے اعلیٰ کلام سے مربوط ہوتا ہی کیونکہ جو ایک گنہگار زندہ

ڈرنے والے سے بے سبب گدز نہ کر کے وہ کیا بڑا غفور الرحیم ہے پھر لکھتے ہیں کہ سب گناہ اپنے ہی رحمت
 سے بخشید گئے تھے تفسیر عزیزی میں صاف لکھا ہے کہ اپنی رحمت بقیات سے یا پیغمبر کی شفاعت سے بعض گناہ
 کبیرہ والوں کو بخش دیا اور یہ قصہ من صاف و صریح حدیث شریف میں موجود شفاء قاضی عیاض وغیرہ
 میں مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب پیغمبر اپنا چہ
 ہر نبی و نیر متبعین کے میں نہ بیٹھو بخاک ان نعلی کے آئے کھڑے ہو بخاک ان نعلی فرما دیا گیا چاہتے ہو کہ میں
 کروں تمھاری امت میں کہو بخاک اسباب انکا جلد فرما دیں یا کہ حساب کے جاویں گے پس بعضے انہیں کے
 داخل ہوئے جنت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور بخشش کے دخل بہتے بہتے جنت میں مری شفاعت سے
 اور میں شفاعت کروں گا یہاں تک کہ دیا جاوے گا جیسی اون لوگوں کے واسطے کہ اللہ تعالیٰ حکم کر چکا انکو دوزخ
 کا یہاں تک کہ واروئے دوزخ کا کہ گناہ امت پر اپنے رب کے فضلے واسطے اپنی امت میں کچھ نہ بھجور
 تمام ہوا خلاصہ حدیث کا دربارہ لی جزأت و کچھ نہ سب خلاف آیت میں خدا و رسول کا اور دعویٰ دہنا دیکھا
 کرنے میں صریح بخاری صحیح مسلم وغیرہ تمام کتب حدیث میں لکھا ہے کہ جب پیغمبر ان دوزخ متون اور مومنوں
 کی شفاعت ہو چکے گی نہ باقی رہے گا مگر ازاد الرحیم ہیں ایک مٹھی بھر لگا دوزخ سے پس ٹھٹھکا دوزخ سے
 وہ لوگ کہ جنھوں نے کبھی جہاں عمل کیا تھا اور سوائے جہنم کے جگہ کو ملے سو ڈال دیا انکو نہر الحیوۃ میں پس
 ٹھٹھکا جیسے موتی اہل جنت کے لئے یہاں کے اڑاؤ کے کہ میں داخل کیا انکو جنت میں ہے یہی عمل
 کے کہ کیا ہوا اور بے کسی چیز کے کہ اگہی کر چکے ہوں مولوی اسماعیل نے لکھا کہ جسکو چاہے گناہ اپنے حکم سے
 شفع بناو لگا فقط یہ بات صاف خلاف ہر کلام اللہ کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عسی ازینعتک
 و انک مقام محمود ایشک یحیو دیکھا جہنم تیرا رب مقام محمود یعنی شفاعت کو ولسوف یعطیک
 و انک فترضے عطا کر دیا جہنم تیرا رب یہاں تک کہ تو راضی ہو اور مولوی اسماعیل کے کلام میں انکار صریح
 ہر مٹھا حدیثوں کا کہ تفصیل و تفصیل شخص شفاعت انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیاء و ملائکہ وال
 واصحاب اولیاء اولاد اور استناد اور کعبہ و قرآن اور اعمال موثر شفاعت کے بابوں میں وارد ہیں نہ
 کچھ اور نہیں ہے اور پر لکھے گئے ایسے ہی وہ جو شفاعت میں فیہ لکھا کہ رائدان و سیکانہ و کچھ رہا ہو سین
 بھی رو دینا جو صریح احادیث صحیحہ کا کہ بخاری وغیرہ تمام کتب حدیث میں موجود کہ قیامت کے
 دن لوگ جبران و پریشان ہو کر نہ کر سکیں شفع کی اور حضرت آدم کے پائیں جاویں گے پھر وہ بدرجہ حضرت
 حاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اگر عرض معروض کرے گا کہ آپ فرما دیجئے میں ہی ہوں اس کام کی واسطے جب
 شفاعت ہوگی مولوی اسماعیل کے مذہب تمام اولین اور آخرین کی واسطے شفاعت ہونے میں سکتی فائز شفاعت

کے بیان میں جو مولوی اسماعیل نے لکھا انکے رو رو اسکا رو ہوا مولوی فضل حق صاحب خیر آبادی
 جزاء اللہ خیر نے تحقیق الفتویٰ فی البطلان الطعن کمال شرح و مبسط سے لکھا اور مولوی اسماعیل کی تکفیر
 ثابت کی اور علماء و دیندار لی اوپر نہیں ہوئیں اور کچھ جواب دہاں کا ہو سکا جسکا جی چاہے تفصیل میں
 دیکھ لے یہاں اسی قدر ثابت کرنا مقصود تھا کہ مولوی اسماعیل کا بیان کتاب سنت اور مذہب طہارت و
 جماعت کے خلاف ہو سو یہ بات بخوبی ظاہر ہو گئی مگر اندرون ایک کتاب تنبیہ الغافلین نامہ میں دین واللہ
 کی نظر سے گذری اس میں اسکا مذکور جو اسلی غلطی کا ظاہر کر دیا بھی مناسب معلوم ہوا تنبیہ الغافلین میں
 لکھانے فصل اندرون عوام میں بلکہ بعض خواص میں شفاعت کا طریقہ جسکا طریقہ اور اوقات و احوال
 میں تبارک کر دہ لوگ شفاعت سے منکر ہیں یہ نہیں جانتے تھے کہ ہم تو ہرگز اس شفاعت جسکا بیان اللہ تعالیٰ
 نے قرآن مجید میں اور رسول مقبول نے احادیث میں فرمایا ہے اور علمائے لغیر کی کتابوں میں لکھا ہے کہ
 انتہی یہ عبارت تنبیہ الغافلین کی جانا چاہئے کہ کہہ لوگ اسماعیلہ و ماہیہ تہذیب کے من اس شفاعت کے لئے کہ
 سنت جماعت کا مذہب ہے اور قرآن وحدیث و تفسیر کے ثابت ہو گیا اور ظاہر ہو گیا جس میں لکھا ہے فرمایا ہے
 عسی از یبعثک ربک مقام محمود ایسے وقت بھیجا دیکھا تجھ کو تیرا رب مقام محمود ہے شفاعت کو
 ولسون یعطیک ربک و نرضی یسے عطا کر دیکھا تجھ کو تیرا رب یہاں تک کہ تو راضی ہو تفسیر غریبی میں لکھا
 ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یا رسول اللہ میں ہرگز راضی نہیں ہوا کہ جب
 تک کہ ایک ایک کو ایسی امت سے بہشت میں داخل کروں اور اسی جلد لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 وسیلہ کے مرتبہ کو بھیجے گا کہ نہایت بڑا ہے کسی مخلوق کو نیز نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا ہے
 دن اللہ سے بمنزلہ وزیر کے ہوئے بادشاہ کے صحیح مسلم میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں عداوت
 پر مکرر کرے اور فرمایا اللہم امتی امتی اللہ تعالیٰ نے جبریل کو بھیجا اور پوچھا کہ میں کیا جبریل نے اگر دیات کیا
 اور پھر جا عرض کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا یا جبریل اذہب الی محمد فقل لہ انا سفیضیک فی
 امتک ولا تنوک اس بیان سے مندرجہ اس شفاعت سے کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اور رسول مقبول
 نے احادیث میں فرمایا اور علمائے تفسیر کی کتابوں میں لکھا ہے تنبیہ الغافلین میں لکھا ہے شفاعت بالاذن
 ہو کسی کے اپنے اختیار میں نہیں سوئی و لیس لوگوں کو چھنے کو اس مقدمہ میں لکھی ہیں فقط اور رائے کہ یہ
 من ذالذی یشفع عندہ الا باذنہ اور رائے کہ یہ ما من شفیع الا من بعد اذنہ اور
 لا یشفعون الا لمن ارقتی وہم من خشية مشفقون اور ولن تنفع الشفاعۃ عندہ
 الا لمن اذن لہ ذکرین مال اور سکا یہ ہو کہ ان آیتوں کو بھی معتزلہ دلیل لاپنی غلط فہمی و لکھا شفاعت

اور زائد علیٰ اسکا مولوی اسماعیل کی تفسیر ہے

تفسیر کے یہ ہیں جسے اور نقل کر دیا ہوا اصل ماضی مولوی اسماعیل کا خوارج و معترکہ وغیرہ مابہ مذہب ہیں مگر
 سہرات میں فقہور اس خط بھی اعتراض اور خروج کے ساتھ ملا لیتے ہیں اذن کے یہ معنی نہیں جو مولوی
 اسماعیل نے بنائے بلکہ وہ ہیں کہ مفسرین نے تصحیح کیجئے میں تفسیر عزیز سے جو میں نے اور نقل کیا کاش اسکو
 دیکھیں اور سمجھیں دیکھو کیا تماشہ ہو کہ یہ لوگ عبارت نقل کرتے ہیں اور مطلب نہیں سمجھتے تنبیہ الغافلین میں
 تفسیر خازن کی عبارت نقل کی حالانکہ اس عبارت سے انکا دعویٰ رد ہوتا ہے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ
 حرکت قصداً واسطے مگر اگرچہ ہو کلاس عبارت کا ترجمہ نہیں لکھا برضلاف اور عبارت صحیحہ وہ یہ جو فرمایا اللہ
 تعالیٰ نے من ذا الذي يشفع عنده الا باذنه ای بامروہ و هذا استفهام انکار والمعنى
 لا يشفع عنده احداً بامروہ و اذنه وذلك ان المشركين زعموا ان الاصنام تشفعوا لهم
 فاخبرنا لا تشفاعة لاحد عنده الا ما استشفاه بقوله الا باذنه يريد بذلك شفاعة النبي
 وشفاعة الانبياء والملئكة وشفاعة المؤمنين بعضهم لبعض یعنی کون ہو کہ شفاعت
 کرے اسلئے اگے مگر انکے اذن سوا امر سے اور یہ بوجہ انکار کا بھی اور معنی یہ کہ نہ شفاعت کریگا اور نہ
 اگے مگر انکے امور وارادہ سے اور یہ بات اسطرح ہو کہ مشرک گمان کر لے ہو کہ انکے بت شفاعت کریگا اللہ تعالیٰ نے
 خبر دی کہ انکے آئی کسی شفاعت نہیں ہوگی مگر انکی کہ اللہ تعالیٰ نے انکو محال لیا اپنے قول الا باذنه سے مراد
 اللہ تعالیٰ کی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انبیاء و ملائکہ و مومنین کی شفاعت ہوگی یعنی تہون کی
 سفدگی جیسا مشرکین کو گمان ہو دیکھو اس عبارت تفسیر میں بھی اذن کے معنی وہی ہیں جو اہل سنت کا
 مذہب ہے نہ بنائی ہوئی مولوی اسماعیل کی بھرنقل کی عبارت تفسیر کبریٰ کی لا یملك احد في يوم القيمة
 شيئاً فلا يقدر احد على الشفاعة الا باذن الله تعالیٰ فيكون الشفيع في الحقيقة
 الذي ياذن في تلك الشفاعة نکان لا اشتغال بعبادته اولى من الاشتغال بعبادۃ
 غیرہ اور یہ عبارت تفسیر خازن کی قال الله تعالیٰ قل لله الشفاعة جميعاً ای لا يشفع
 احد الا باذنه مکان لا اشتغال بعبادته اولى لانه هو الشفيع في الحقيقة وهو
 ياذن في المشفاعة لمن يشاء من عباده پہرہ و تہون عبارتیں بھی دلالت کرتی ہیں اہل سنت
 کے مذہب پر اذن کے معنی میں یعنی تہون کی شفاعت ضوکی جیسا کہ بت پرست جاتے ہیں پھر لکھا شفاعت
 عظمیٰ کی حدیث میں آیا ہو فرمایا علیہ السلام نے فاستاذن علی برجی فیاذن لی یعنی اذن طلب
 کرو مجھ میں اپنے رب سے اذن دیکھا وہ مجھ کو فقط دیکھو کہ یہ صاف رد ہے مولوی اسماعیل پر انکے طریق میں
 شفاعت عظمیٰ کی کچھ معنی نہیں ہو سکتی حقیقت شفاعت کی جو انھوں نے بیان کی ہو شفاعت عظمیٰ اس سے

باطل ہوتی ہو دوسری بات یہ کہ حدیث میں اللہ تعالیٰ کا نون دینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے اذن طلب کرنے کے بعد یہ بھی آئے مذہب پر نہیں ہو سکتا اور تمام حدیث شفاعت عظمیٰ سوسار
 مقدمے مولوی اسماعیل کے بنائے ہوئے باطل ہو جاتے ہیں شاید یہی بات سمجھ کر سارے حدیث کی نقل کی
 اور نام کتاب کا بھی نہ لکھا تیسری بات یہ کہ استاذ ذن کی معنی اکثر شراح نے یہ لکھے ہیں کہ مقام قرب میں خل
 ہونیکا اذن چاہو نکاح اس اذن دیا جاوے گا۔ جمیع روایتوں میں موجود استاذ ذن علی ربی ہے دارہ
 پھر نقل کی عبارت مرشد الطلاب لی واعلم انہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یشفع لمحجج عباد اللہ
 بل یشفع لمن اذن اللہ فی شفاعتہ اور اسکا مطلب یہی ہو کہ وہ شفاعت جو بعد شفاعت عظمیٰ کے ہوگی
 اللہ کے سب بندوں کے واسطے نہ ہوگی یعنی کافروں کے واسطے نہ ہوگی مسلمانوں کے واسطے ہوگی کہ وہ ماذون ہوں
 اس عبارت کا لانا محض بنائے کافروں کے واسطے کوئی کہتا تھا اور اذن بھی صیغہ ماضی ہی پھر ذکر کی حدیث
 غلو کی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تعین احدکم یحییٰ یوم القیمۃ
 وعلی رقتہ صانت فیقول یا رسول اللہ اغثنی فاقول لا املک لك من اللہ شیئاً
 قد بلغناک حال اسکا یہ ہو کہ یہ حدیث عمدہ ولالہ معتزلہ سے ہی انکار شفاعت پر تفسیر میں اس
 حدیث کو بھی ولالہ معتزلہ میں نقل کیا ہے اور سب کا جواب یہ سیوطی نے تحقیق الشفاعۃ میں معتزلہ
 کی یہ دلیل نقل کر رہی ہے سے جواب نقل کیا کہ نفی ملک سے نفی شفاعت لازم نہیں ہوتی مراد اس سے نفی دفع
 عذاب کی ہے اپنی قوت سے اور شفاعت میں حاجت شافع کی ہو ملک کے آگے اور اگر ملک سے شفاعت مراد ہو
 تو وہ عموماً ثابت ہو کہ املکون الشفاعۃ الا من اتخذ عند الرحمن عهداً وغیرہ آیات اور
 احادیث مذکورہ صدر سے اس حدیث میں خاص اس شخص زجر و نادی سے شفاعت میں تاخیر کرنا کیونکہ
 ہر مسلمان کے واسطے شفاعت ہونا ثابت ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولیسوف یعطیک ربک فترضہ حدیث
 قدسی میں آیا ہے انما یرضیک فی امتک ولا نسوک علی ابن ابیطالبؑ اور عرف بن مالک اور
 معاذ بن جبل اور ابو موسیٰ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم وغیرہ سے مروی ہے ہونا شفاعت کا عام ہر مسلم کو
 پھر تنبیہ الغافلین میں نقل کیا مواہب لدنیہ سے اس عبارت کو اماما بغیرہ الجہال من انہ لا یرضی
 ان یدخل احد من امتہ النار فهو من غیرہ الشیطان لہم ولعبہم فانہ صلی اللہ
 علیہ وسلم یرضی بما یرضی ربہ تبارک وتعالیٰ ہوسبجانہ یدخل النار من
 یستحقہا من الکفار والعصاة ثم یدرسو اللہ ص حدایشفع فیہم رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اعرف بہ وحقہ من ان یقول لا ارضی ان یدخل احد

من استحق النار اودعه فیما بل ربہ تبارک وتعالیٰ باذنہ فی الشفاعۃ فیشفع فیہم شاء
 ان یشفع فیہ لا یشفع فی غیرہ من اذن لہ ووضیعہ اس نفل سے خوب معلوم ہو گیا کہ ہر مذہب
 اسمعیلیہ کا صرف غلطی و مغالطہ پر جو جس کتاب میں کوئی لفظ مشتبہ محمل کہ اس پر معاصرین لاحقین نے کلام
 کیا ہو اور جو ظاہر میں مشتبہ ہو کہ مراد اس کی بہت اسی کتاب کے دوسری جگہ وہ مشتبہ نسبت تفصیل و تصریح کے
 اس کے برخلاف ہر مرفوع ہوا اسمعیلیہ کو اسی لفظ کتاب نہ کرنا اور اپنی خواہش سے لائق طلب پر سنا کر لانا اور
 اور ہر طرف سے کچھ بند کر لینا فرض عین ہوا اول تو دیکھو کہ مواہب کی اس عبارت پر لوگوں نے کیا کیا کہا خفاجی
 نے شفا کی شرح میں مواہب کا یہی مقولہ نقل کر رکھا کہ دیکھا گیا وہاں طرح لہ بیچہ انت کے ادبی جو اور حدیث کی
 توجیہ کرنا چاہتے کہ روایتیں اس کی ثابت ہیں اگرچہ ضعیف ہیں اور بعد بنہین جو کہ گنہگاروں کا عذاب دینا اللہ تعالیٰ
 کی مرضی نہیں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس سے راضی نہیں ہیں لہٰذا اسی رضا موافق رضا رب کے
 ہوا و جب وہ راضی ہونے لگے کہ گنہگاروں کے دوزخ میں داخل ہونے سے سبب راضی ہونے کے رب کے اس سے
 تو اللہ تعالیٰ داخل کر گیا اللہ کو جنت میں اگرچہ آخر ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہوا اسکا اور اللہ کے فعل سے
 رضا نہیں واجب ہوا اس حثیت سے کہ وہ اللہ کا ہی نہیں کچھ اشکال نہیں ہو گیا بلکہ رضا مجاز ہے ترک
 طلب سے یعنی طلب عفو کو چھوڑ کر بخلاصت کہ ایک میری امت کے دوزخ میں ہوا اور اس سے عدم رضا حقیقۃً لازم
 نہیں ہوتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت امور طلب کی اپنی امت کے واسطے حالانکہ ہمیشہ مقام
 رضا میں ہوا و جب اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا کہ اسی کو ضرور ہوا بخلاصت داخل کرنا بہشت میں نہ ترک طلب
 اسکو سمجھ کر نہ شکل ہی نہیں سنا دار ہے کہ جرات کرے کوئی روایتوں کے باطل کرنے پر شجھوں کے
 اوام سے شیخ عبدالحق نے دراج النبوت کے تیسرے باب میں کہا عجب مواہب کے کہا اور شیخ نے
 مواہب کی عبارت کا ترجمہ نقل کر رکھا چھپا ہے کہ شفاعت کی حدیث میں آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 شفاعت کرتے ہیں گنہگاروں کے طایفوں کی تہذیب جیسو زانی اور چور اور شرابی مثلاً باقی رہتے ہیں وہ لوگ کہ
 جنہیں ہمیں خیر سو آؤ رہ ایمان کے یا اس کے کم پس کہتا ہو پروردگار کہ یہ خاص میرے ہیں پس بخشے جاتے ہیں اور
 نکالے جاتے ہیں دوزخ سے آنحضرت کی شفاعت سے اور معلوم ہو کہ شفاعت کے اذن و رضا اللہ کی نہیں
 ہوتی لیکن اللہ تعالیٰ اذن کرتا ہے اور رضا داتا ہے شفاعت کا بمقتضای اسکے کہ وعدہ کیا ہو آنحضرت کی
 براہی کر گیا اور صاحب مواہب جب کہ طعن کرتا ہے مراد اس کی یہ ہے کہ دخول موبد پر راضی ہونے اور
 یہ بات تو ٹھہری ہوئی ہے کہ عاصی ہمیشہ دوزخ میں نہ رہے اور روایت میں جو دو لفظ لائے ہیں ایک یہ کہ
 آنحضرت راضی نہیں ہوئے کسی امتی کے دوزخ میں آنے سے دوسری یہ کہ دوزخ میں رہنے سے دوزخ

یہی مطلب تمام ہوا خلاصہ مدارج النبوة کا ابو القاسم کی نے عقائد جو بری احوال المحسنین لکھا لیکن وہ جو
 مواہب میں جو اسکا قول و اما ما یثربہ الجہال اہ سوانح کلام کیا یہ علماء نے قدیم اور جدیداً یہاں تک کہ
 مولانا رحمۃ اللہ سندی نے شفا کے حاشیہ میں کہا کہ وہ جو کہنا تھا یا صاحب مواہب نے اور ایک کلام
 شیعہ کہا سو وہ جیسا کہ ظاہر میں سمجھا جاتا ہو یا ظاہر میں اور مخالف اسکی تصریح کے بحث شفاعت میں
 اسی کتاب سے ابو القاسم نے کہا میں کہتا ہوں کہ سزاوارچہ اس کے کلام کے تاویل کرنا اور یہ نہیں کہ مراد
 اسکی یہی ہو کہ جہان وہو کہ کھاتے میں کسی کے مطلق داخل ہونے سے اسکا چاہا کثرت کو ہو اور اس میں نہ
 کاروبار نہیں ہو کہ مراد اس میں عدم دخول ہو کہ کیا صاحب مواہب کا یہ کہ حدیث کے طریقوں پر
 حالاکہ ضعف اسکا جانا مانعہ وطرقی ہو اور ثقات کے قبول و روایت سے اتنی علامہ علی شیرازی نے
 مواہب لہ نہ کی شرح میں اس قول پر کلام کیا خلاصہ یہ کہ کہ تفسیر نفی وغیرہ میں کہ جب ایک کریم و شفیق
 یطہرک ربک فترضہ نازل ہوتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اسکی ہمنوا جنت کے
 ایک سیری امت کے درجہ میں ہو اور یہ فرمایا کہ جسے سے معلوم ہوا کہ اس معنی قول مصنف کے یہہ میں کہ
 جہان وہو کہ کھاتے میں حدیث کے ظاہر پر عمل کرتے ہیں جیسا کہ کہتے ہیں حالاکہ حدیث کے وہ معنی
 نہیں ہو کہ یہ کہ حدیث منسوخ نہیں ہو غایت یہ کہ ضعیف ہو ایک حدیث کو غور میں حدیث الروایہ نہیں کہا
 جانا بلکہ غور و فکر غیر فیض مراد میں ہو جس پر شرح تنہا ہے رد نقل کیا مواہب پر اور امام اسحاق میں کلام
 نقل کیا کہ خلاصہ اسکا یہ کہ وجوب رضا ہمارے نزدیک ثابت نہیں ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے قضا کے پیمانہ مانگی ہو لگائی ہے کہ مراد صاحب مواہب کی جہال سے مقابل ابن سلیمان اور
 بعض سرحد میں انجائی مذہب کے کہ مومن نہ کارہرگز درجہ میں نہجا و بجا کہ جو اس عبارت میں صاحب مواہب
 کے یہ کہ کلام ہو پھر دیکھو اسکی مواہب کے مقصد فاشتر میں جو لکھا ہو خلاصہ اسکا یہ ہے عسی ان یغفر
 ربک مقام محمود امیرین کا اتفاق ہو کہ عسی کا کلام اللہ تعالیٰ سے واجب و احادیث نے اہل انفس
 نے اجماع کیا کہ مقام محمود سے مراد شفاعت ہو و صحیح بخاری وغیرہ میں رسول اللہ سے یہی تفسیر دی
 ہو ابن جوزی نے کہا کہ اللہ اسی میں امام رازی نے اسے اتفاق کا دعویٰ کیا اس کے سوا جو تفسیر ہو وہ
 صحیح نہیں ہو بعض معنی اور خارجی نمازین شفاعت سے کہنا کہ روئے کھانے میں اور دلیل لاؤ انہیں
 اہل سنت نے جواب دیا کہ یہ نہیں کا فر کے حق میں میں قاضی عباس نے کہا اہل سنت کا مذہب جو
 جائز ہونا شفاعت کا عقلاً اور واجب ہونا حالہ تعالیٰ نے فرمایا لا ینفع الشفاعۃ عندہ
 الا لمن اذن لہ الرحمن رضی لہ فوکان ولا ینفعون الا لمن ارتضیٰ عسی ینفعوا

مقاماً محموداً اور مجموعہ صیو نکاح و ترک کو بچپائی ام حبشہ کی حدیث میں جو کہ بیٹے سوال کیا اللہ سے کہ
 مجھ کو شفاعت و قیامت کے دن پس اللہ تعالیٰ نے کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے عرض کیا
 یا رسول اللہ شفاعت میں آپ پر کیا یا میرا یا لہ جو گواہی کو لا اِلهَ اِلاَّ اللہ اخلاص سے زبان اسکی
 تصدیق کرے اسکے دل کی ان سب کے واسطے میری شفاعت ہو اور خود صاحب مواہب بیان کرتا ہے
 کہ انس کی حدیث میں ہے کہ شافع بنید لے حد اطمینان سے کہہا کہ شفاعت کے طور وں کو حد کر دیا
 کہ میں اس سے تجاوز نہ کر دیکھا جیسے فراوان گناہ کار کین جماعت کے حق میں تیری شفاعت قبول کی پھر تار کین
 نماز کے پھر شہر ایونکی پھر زانیوں کی اسی اسلوب پر اور سابق اخبار سے سمجھا جاتا ہے کہ نکلے گیوں کے
 مراتب کی تفصیل تک مملون سے مراد ہے و ثابت کی روایت میں سے کہہ دیا یارب استی امتی فراوے گا
 کمال انکو کہ جبکہ جزا پر ایمان ہو مسلمان کی حدیث میں کہ شفاعت فراہم کیے کل اسکی کہ حکم دلیں ایک گھوٹو داند
 کے برابر ایمان ہو پھر ان کے کہ جبکہ جو بھرتے پھر ان کے کہ جبکہ رائی بھرتے ابو سعید کی حدیث میں اللہ تعالیٰ فراوان گنا
 پھر وہیں جبکہ دلیں دینار برابر خیر یا و نوری و قاضی عیاض نے کہا شفاعتین پانچ ہے ایک
 ہول موقف سے آرام دینے کی دوسری ایک قوم کو بہشت میں داخل کرنے کی تیسری جبکہ حساب
 ہوا اور عذاب کے سبب تحقیق ہے سبب شفاعت کے عذاب دے جاوین جو تھی جگہ نگار و درخ میں جاوین
 شفاعت کے سبب مکملین پانچویں درجہ بلند ہونے کی قاضی عیاض نے چوتھی شفاعت ذکر کی یعنی
 تخفیف عذاب کے واسطے ابو طالب کے انتہی دیکھو کہ صاحب مواہب نے کہی تحقیق شفاعت کی صاف
 صاف موافق مذہب اہل سنت لکھ دی اور کلام مشتبہ سے جو شبہ ہوتا تھا جاتا رہا اور اسمعیلیہ کی بددعا
 دیکھو کہ ایسی تصریح و تشریح سے انگہ بند کر کلام مشتبہ تکلم فیہ رقاعت کرنا لطف یہ کہ اس کلام میں
 گواہ تباہ و بخت ہو مگر قوتیہ الایمان کے بیان کے موافق نہیں ہو کہ اگر قباحتین قوتیہ الایمان کی عبارت میں
 ہم نے اور بیان کین وہ اس کے عبارت میں نہیں ہیں ہاں اس جہت کہ بحسب ظاہر جیسا اسمعیلیہ
 نے سمجھا خلاف جو حدیث کے اور مخالف جماعت کے اسمعیلیہ کو اسکا پسند کرنا ضرور ہو کہ رکن اونٹنے
 دین کا بھی ہو گواہی کے دعو کے بھی خلاف ہو اس طرح اسمعیلیہ تفسیر غریزی سے آخر سورہ انفطار کی عبارت
 کو کہ اسمین جو حکم خداوند کہ شفاعت فلائی کہی اپنے خرافات کی تائید میں لایا کرتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ
 اس کتاب میں پہلے تفصیل و تحقیق لکھ چکے ہیں کہ اہل سنت کے مذہب میں سوا کافر کے سب گناہ کاروں کے
 حق میں حکم شفاعت کا ہو گا اور اذن حکم کے معنی بھی اور پران کر چکے ہیں یہ اس کلام مجمل کا سند لانا محض بغاوت
 ہے یہ تہذیبہ مخالفین میں لکھا ان احادیث و آیات و اقوال و عمل و دینار کو معلوم ہوا کہ مختار کامل اور تصرف

علی الاطلاق اللہ جل شانہ کے کاغذ میں کوئی نہیں کہ جو چاہے کرے نہ دنیا میں نہ آخرت میں فقط اسی عزیز
 زاد کا کہنے سے بخو کیا یہ شفاعت کو یہ لازم بلکہ شفاعت کی مستی بھی یہ سب ظاہر ہو جو اصل نزاع میں پہلے اہل سنت
 کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اپنے اپنے ایک خاص بندے کے جو اس کی پیروی کرے وہ اللہ کا محبوب ہو جاوے
 اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسے وحید اور مقرب کی انت میں بحال تھا داخل ہونے دعوہ فرمایا کہ آخرت میں
 شفاعت قبول ہوگی اور اس مخبر صادق نے فرمایا کہ سو کا فر کے سب گنہگاروں کے واسطے شفاعت ہوگی اور
 اگر گنہگار کبیرہ کیا ہو اور بے توبہ ہو بسبب شفاعت کے بعضے حجاب بہشت میں جاوے گئے بعضے بعد
 حساب اور ثبوت استحقاق عذاب کے بسبب شفاعت کے دوزخ میں بخا دیئے بعضے جا کر سبب شفاعت
 کے کلینکے بعضوں کے وجہ بلند ہوئے بعضے کا فروگئے عذاب میں بسبب شفاعت کے تخفیف ہوگی سوائے
 کے وعدے کے بموجب اور فرمائے مخبر صادق کے شفاعت قیامت میں ہونے والی ہو یقیناً آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور نبیا ملائکہ و اولیا وغیرہم کے اور عقاید میں اہل سنت کے داخل ہو شفاعت حق
 تیمم امیر محمد ان سب مراتب کے منکر ہو محضے نزدیک کوئی محبوب و جہیزہ وعدہ نہ یقین شفاعت نہ
 تخصیص شیعہ کی ایک احتمال ہو کہ اللہ تعالیٰ دیکھو بازی کے طور پر کسیکو شیعہ بناوے اب سوچو تو کہ آیات
 احادیث و اقوال علمای دیندار میں کوئی بات بھی مخالف اہل سنت اور موافق تھا جسے عقیدہ فاسدہ کے
 ہر فساد اور مخالفت تقویۃ الایمان کی مذہب اہل سنت سے وجہیں جو تفصیل اور پر مذکور ہیں انہیں سے کوئی
 بات آیات و احادیث و اقوال علمای دیندار سے معلوم ہوئی اگر تم نے ہو تو اسمعیلیہ سے باز آؤ اور توبہ کرو
 اور موافق اہل سنت کے عقیدہ شفاعت کا اور سب عقیدہ درست کرو اور ظاہر کرو کہ تقویۃ الایمان میں جو
 لکھا ہو خلاف مذہب اہل سنت و جماعت کے اور مخالف قرآن و حدیث و اجماع امت کے ہو اور زلیخا و نقص
 انبیاء و اولیا کا اپنے دلوں سے نکالو و کجھو کہ تنبیہ الغافلین میں لکھا ہو والاعتاب ہونا بذر قیدیوں کے مقدمے
 میں اور ام کلثوم نابینا کے مقدمے میں جس کا حال قرآن شریف میں صاف لکھا ہو کیوں ہونا فقط
 و کجھو اگر اسکے ولین زلیخا و بعض آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں ہو تو کیا سبب کہ جو اصل آیات
 میں آیات محکمات ہیں عسی از بینک ربک مقاما محمود اولوف یعطیک ربک مقصدا
 ما یملکون للشفاعة الا من اتخذ عبد الرحمن عمدا انما کہیں کچھ نہ کو بھی نہ کیا
 اور اس بحث میں لایا قصہ بدر و انبیا کا کہ کچھ علاقہ نہیں رکھتے اور بھی یہہ مشابہات سے میں مواہب لدن
 میں لکھا ہو النوع العاشر فی ازالة الشبهات من آیات و حرمت حقہ علیہ السلام
 مشابہات اور اس میں پہلے تین اور سب اس طرح کی آیتیں مذکور ہیں تنبیہ الغافلین میں کہی چوڑی سیوہ

تقریر میں لکھا ہے: یہی تجرید و تقیید حضرت مولانا محمد اسماعیل محدث دہلوی کی مقبرۃ العزیزین اور اہل
کامیابی حقیقیہ ہے۔ فقہ اس شخص کو باوجود مذہب اس سنت سے خیر تقویۃ الایمان و کجی صرف بجا رہا۔ ان سے
بروقوفی ہے۔ اپنے کھان پر لکھا یا پڑا کچھ مفتی جو مذہب اہلسنت کا بھی نہیں لکھا یا اور عبادت غورۃ الایمان
کی بعد یہ نقل اردو میں جو لکھیا گیا حال، یہ چند یہ غافلین میں لکھا ہے مخالفین ناوان کہتے ہیں کہ وہ یہ الایمان
میں نبیوں کے شان کی جھٹائی ہے۔ بلکہ وہی کے اندھے نہیں سمجھتے کہ اس کی عظمت اور شوکت اور سرکاری
اور بزرگی اور ممتازی کے رو بہ لکھا ہے۔ وقتین تو سچ بات تو یہی ہو کہ اس شاندار جلیل غنیم الشان سر
رو برو کیسی بڑا، بین جو فقط مولانا دہلوی، مہمل کے دنا موافقون کو نبیوں کی جھٹائی لکھنے کا اقرار ہے
مگر عذر یہ کہ مولانا جلیل نے رو برو کی رالی نہیں دے سوسیدہ عذر بہت بوج ہو رہی تو وہی یہ شاہشاہ
جلیل کے ہے۔ اور اس سے علی علی بڑی لکھتے لی قہی اپنے رو برو دی بشر الذین ازہر قد مر
صدق عدد یہ ہم دسوا کہ جہد، قوم عند ذی العرش ممکن مطا۔ ثم امین
فی مقعد صدق عند ملکوتی عند ربہ مضیا کا عند اللہ وجہا
وان لم عندہ لولفی وجہ منہ۔ آیت۔ انہم عندنا لمن المصطفین الا انیار صدق
جگہ یہ ضموہ قرآن وحدث، آیات، یہ۔ والہ ان اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بزرگی کا بیان جیسا کہ اللہ
تعالیٰ نے فرمایا، یہ کہہ رہے ہیں کہ اس کا کہہ رہے تو کہہ دیا۔ تو سو عقل ہو تو سمجھو کہ خود اللہ تعالیٰ
اپنی عظمت بزرگی کے بیان میں جردن کی ٹریڈین کا جو اسکی دی ہوئی ہیں قرآن شریف میں حاجب
مذکور فرمایا، ہو اللہ الذی ارسل رسولہ بالحدک و من الحق لظہرہ علی الدین کبر و لو کوہ
المشکوٰۃ سبحان الذی اسری بعبدہ لیا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذکا
بارکنا حولہ لہ من ایاہا ہو الذی اتزل السکبۃ فی فلوب المومنین لیزدادوا ایمانا مع
ایمانہم اسد علی اتین بہت میں اور امیل اللہ تعالیٰ کی بڑائی کے بیان میں ذکر کیا ہے یہی بڑی ہو گا کہ اللہ تعالیٰ
نے انکو دی ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہو لا الحمد للہ الذی فضلنا علی کثیر من عبادہ المومنین
اور حدیث شریف میں ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیت المقدس میں اللہ تعالیٰ کی اس طرح ثنا کی
الحمد للہ الذی ارسلنی رحمۃ للعالمین و کافۃ للناس اجمعین بشیرا و نذیرا و اتزل
علی الفرقان فب تبیان کل شیء و جعل امتی خیرامۃ و سطا و جعل امتی ہم الاولون
و ہم الاخرون و شرحتی صدقہ و وضع عفی و شرکتی و ذکرہ و جعلنی فاتحا و
خاتما تشافی قاضی عیاض وغیرہ کتب حدیث میں مذکور ہے۔ یہی وہ الفاظ ہیں جن میں لکھا اور جس مقام میں

اس مالک حقیقی کی عظمت اور مالکیت کا بیان جسے کیا ہی تو اسکو ضرور ہوا کہ سب کی چھٹائی خصوصاً ان
لوگوں کی بے اعتنائی عاجزی کا بیان کرے کہ جنکی بڑائی عوام کی نظر و بین جھانی ہوئی ہو فقط یہ قاعدہ
کہیں قرآن سے نقل کیا نہ حدیث سے بلکہ قرآن و حدیث میں نبیوں کی تعظیم و تکریم کا مطلق حکم ہو کسی حال کسی
زبان کسی مکان کی قید نہیں ہو اور بھی تو ہمیں و تحقیق کی وہی یہی عام میں شغالی شریعہ کے باب اول میں دیکھو کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصنیف رب شتم میں داخل ہوا و علیہ السلام کا فرسے بالا جماع اور جو اسکے لغز میں شک
کرے وہ ہم کا فرسے ایسی کھلی ہوئی بات کہ سمجھنا یا سمجھ نہ سکیں اسکی استغناء کو کہ باجماع است بفریضی
جلپی وغیرہ میں لکھا ہوا ابناں بولیم کہ نا اور اسکو ضروری ٹھہرانا کیا عقل و دین کوئی اسے پوچھے کہ ضروری
کی کیا معنی اور یہاں کیا محل جسے نبیوں کی چھٹائی مولوی اسماعیل کی طرح نہ لکھی وہ سب عظمت الہی کے
بیان میں قاصر اور ام ضروری کے تارک ہے پھر تہذیب الغافلین میں لکھا چنانچہ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے
ہیں گلستان میں اکتیغ قہر کث نبی و ولی سرور کشد ایضاً کہ جب مشر خطاب قہر کند انبیا را نہ جا
مغفرت ہست اور بوستان میں ہے دران روز رنعل پسند قول ہا اولوا العزم ملان بار نزول
ہنول یہ بیان کسی بات میں قابل ستے کے ہیں ابناں کہ اتنی بڑی بحث میں قرآن و حدیث و اجماع کو چھوڑ کر
شیخ سعدی کے اشعار کا یاد کرنا سوائے جنوں کے کیا خیال کیا جائے دوسری بات یہ کہ وہ گستاخان اور
بے ادبیان کہ مولوی اسماعیل سے حضرات انبیا علیہم السلام کے حضور میں ہمارے ہوئی کہ جنکے باعث مولوی
مفضل حق صاحب وغیرہ نے تحقیق الفتویٰ میں مولوی اسماعیل کی اسکے روبرو تکفیر لکھی اور انکے کچھ جواب
بن نہ آیا شیخ سعدی کے ظام میں کہاں ہوا ایضا صاحب تمھارے لکھنے سے ظاہر ہے کہ تمھارے مخالفین کی تحریروں کی
اس صورت میں اگر تمھارے نزدیک مخالفین کی دلیلین ناحق و باطل نہیں تو انکا جواب لکھتے کہ مخالفین کو تہذیب
کا احتمال اللہ تعالیٰ کی قدرت کے تحاری کالی گلچ سے کہ حاصل ہوا اور دلیلین حق و لا جواب ہیں تو انکا کہہ
میں کہ مولوی اسماعیل صاحب نبی موصوم یا فرشتہ نہ تھے خطا ہو گئی نا جلباں ہوا جانا ناخیر یہی ہوتی
سکوت کرتے جیسے مولوی اسماعیل نے کیا تھا اور کچھ مخالفین کی تحریروں پر کافر زبان پر لاتے سمجھیں کہ انکا
تھا اگر یہ بھی نہ ہو سکا تھا اور بظلام کے نہ لکھا تھا اور رب و ہر مہی کا غلبہ تھا تو یہی کہنے کے سونے کہ
انھوں نے نبیوں کی چھٹائی نہیں لکھی تھی اور جو انھوں نے لکھا ہے وہ چھٹائی نہیں ہے یہ بھی یہ کہ ہم اس سے
توبہ کرتے تھے کہ اقبال کر لیا تو حیرتوں کی سوزد رہد ترا گناہ یہہ دوسری ہمتی جو حقیقت میں توجہات ہی ہو
کہ مولوی اسماعیل کو خدا کا ورد رسول کا مظلومی اور کا فر مسد ہے جو ہے نفیر میں پیشاب کہ نبیوں
کا حال تھا جہاں انبیا نابہ لگے جہاں مالک ہوا یا جہاں خدا کی طرف متوجہ ہو گئے جو جہی میں آیا اب دیا

خدا سے کہا کہ وہ دیکھ کر صاف لکھ دیا کہ کس طرح انہی سزا دینا اور بے سبب گزند نہیں کرے گا۔ تیسری بات تحریر
 واقعہ اس قدر کا شمار ہوتا ہے المسائل اور بعضین میں شکوہ کے شرح وغیرہ کی نقل میں تبدیلیہ الغافلین میں مثل مشہور
 کے ثلہ بقدر علم کاستان کی نقل میں اجر حاصل کر لیا اصل کاستان میں یون ہی اگر تیغ قہر کشیدنی و ولی
 سرور کشد و اگر غمزدہ لطف بکند باز از بیزگان در رساند قطعہ گوشت خیر خطاب قہر کند انبیا را چہ جای عذر
 است تو یہ از رو لطف گوہر وارث کا شقیار امید مضرت است نہ کلکتے کی چھپی کتاب میں صرف کاستان
 بوستان تلم بلبل اور اتھا شاہجہان آباد میں جو تبدیلیہ الغافلین چھپی انجمن اور بھی ملند پروازی جوئی کے حوالہ
 شیخ عطار کے پنڈ نامہ کا کر کر شیخ لکھ دیا دل اندر صحت پایا بدست است نہ کہ عاجز تر است از جسم
 بہر کہ است نہ یہ وہی مثل ہے جو خوش گفت بہت سعدی در لہجہ الاثیبات الساقی اور کا سنا وادہا
 پنڈ نامہ کی یہ بھی نہیں ہے اکثر لکھنؤ کو بھی اسکے شعر یا دہوتے میں مطلع اسکا یہ ہے حمدیہ مرض پاک
 انکہ ایمان وادشت خاک را دیکھو کاستان اور پنڈ نامہ ایسی مشہور کتابوں میں جہاں حضرات کی نقل کا یہ حال
 ہے مگر غیر مشہور کتابوں کی نقل میں اربع عبارت عربی کے ترجمہ میں ایسا لکھ کر اعتبار کیا جاوے اُسے مسلمانوں ان
 صاحبوں کی کتابوں کے دیکھنے سے اتھا تھا و محب طرح کے فساد انہیں بھرے میں ابھی ایک نسخہ دیکھا
 تقویۃ الایمان کا شاہجہان آباد کا چھپا ہوا نسخہ ۱۲۶۰ء ہجری میں حافظ محمد پیر خان کے اہتمام میں اور اسکو خوب
 معنی کیا ہے اور حاشیہ میں مخالفوں کی باتوں کے جواب کا ارادہ کیا ہے اور اقل میں ہی توجہ دفع غلطی کی تقویۃ الایمان
 سے کی ہے انہیں بعض جگہ بعض الفاظ کہ جنہیں مواخذہ کیا گیا تھا بدل کے شفاعت کی تفسیر میں بھی جہاں
 اصل تقویۃ الایمان میں نہیں کر سکتا وہاں لکھ دیا نہیں کہ تا یہ حرکتیں بھی بجا ہیں اور خالی تلبیس نہیں
 آئے لفظ تمھارے نزدیک بھی برا تھا اور برائی اسکی معلوم ہو گئی تھی تو حاشیہ پر یہ بات صاف لکھ دیے
 ایمان داری کا مقتضایہ تھا اصل کتاب میں بدل دینا کیا معنی اور اس کے کیا حاصل صاحب تقویۃ الایمان
 سے ملامت تمھاری یہ حرکت دفع نہیں کرتی بلکہ دلالت الترامی سے سمجھنے والے پا جاتے ہیں کہ تم بھی اسکو ایسا
 جانتے ہو جیسے ہم جہان سے بھی وہی کہتے ہیں کہ جو دہمین سمجھتے ہیں تم ایسا نہیں کرتے جن باتوں پر
 ہم نے گرفت کی تمھارے نزدیک بھی برے ہیں میری تو اولٹ پلٹ اولٹ بدل کرتے ہو تو تعصب اور سخن
 پروری سے تعریف کے جلتے ہو اور ان الفاظ کی گرفت کرنے والوں کو برا بھلا کہے جاتے ہو اور
 واقعہ میں دوسرے انکے موافق ہو اور اس جالاکئی و بیباکی سے اگر تمھارا یہ مطلب ہے کہ لوگ جانیں کہ نہ
 مولوی تسلیم نے یون ہی لکھا ہے سو وہ سرگز حاصل نہیں ہوتا صرف تمھاری نفیض ہو گئی کیونکہ
 ایک تو جسے پہلے کے نسخے چھپے ہوئے کلکتہ اور لکھنؤ اور دہلی کے بکثرت منتشر ہیں دوسری یہ کہ

خود مولوی سہیل سراجی نے انھیں تمام مضمین انھیں الفاظ پر غما نے بحث کی اور ہر طرح کی تقریر و تحریر جو
 ان تحریر و مضمین پر افغانہ موجود تھیں ان کو دیکھ کر سوال سچی نہیں سنا موجود ہے اور جواب
 میں سب کا رد و صاف کہاتے اور جب اس کے کہنا خود مولوی سہیل کی انکے پیرو اور ہر طرح کی گفتگو
 کرتے ہیں اس لفظ کا ان کا ایسے ہیں ان کے اس طرح میں کچھ شک نہیں ہر حال اگر ایماندار
 ہو تو صحت فاش ہے ہر کتاب و روزنامہ کے نمایا ہوں اور یہی فارسی کتاب کو اب قذیب سے مقابلہ کر کر
 سب کا حال کچھ وہ بات کہ رستہ میں کی نہیں اور ہر مضمین کی بولہ لفظ ایک لفظ سے سب قباحتیں
 بیان آتھیں الیہ ان کے نہ جانتے تھے وہ جو تصدیق الہیہ وجہ میں مذکور ہیں وہ جو ہیں ان کے بیان
 ہیں تمام ہوا رسالہ الحمد للہ اولاً و آخراً

فائدہ

ولا تجوز الصلوة خلف من ينكر شفاعدة النبي
 صلى الله عليه وآله أو ينكر الأكرام الكاتبين أو ينكر
 الوعد لا ندكافركذا في البحر الايقاف

عن الخلاصة مع باعنا لا يصل
 رب اغفرنا رحموا
 خبر الذی
 حق

تمت بالخیر ۶

الحمد لله الذي جعل في رسالته باباً ثبات شفاعت نبي صلى الله عليه وآله وسلم سمي به فرز المؤمنين بشفاعة الشافعي تصنيف
 أهل العدل بفضل الصلوة أسبق الله السلوك مولانا بالفضل البنا ما لا محمد بفضل رسول الله تعالى عنه
 بتأليف محبت نعيم بادشاه محمد بن عبد القادر جيلاني صاحب جامع غفر له الله عليه وسلم تحت شريفة
 يد كتاب نور المؤمن بشفاعة الشافعي بمكي جليلي محامد حاجي محمد صديق بغيره پاس سے صرف بکثرت محصول
 روانہ کرنے سے ملے کی

کتبہ کثیرین فخر الدین ولد حاجی غلام محمد فضا حتی عفی عنه

